بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 52

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 1/2

شرح چندہ سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ £ یا 40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ £

10-3 ذی قعدہ 1423 ہجری 14-7 صلح 1382 ہش 14-7 جنوری 2003ء

Postal Reg. No. PB\0154\2003 TO 2005

قادیان 10 جنوری (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ آج حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رؤیا و کشوف بیان کرتے ہوئے انکی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔

احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 27 دسمبر 2002

اللہ تعالیٰ کی صفت رأفت کے ساتھ قادیان کے جلسہ سالانہ کا ایمان افروز تذکرہ

لنڈن (ایم ٹی اے) 27 / دسمبر سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قادیان کے جلسہ سالانہ کے دوسرے روز 27 / دسمبر بروز جمعۃ المبارک اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں پہلے تو اللہ تعالیٰ کی صفت رأفت و رحمت کا ایمان افروز تذکرہ کیا پھر آخر پر جلسہ سالانہ قادیان اور اس کے انتظامات کے متعلق اختصار سے روشنی ڈالی۔

حضور اقدس کے مذکورہ خطبہ جمعہ کا خلاصہ اخبار بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیات قرآنی کی تلاوت فرمائی۔

”یَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗ اَمَدًا بَعِيْدًا وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ۔ (آل عمران: 31)

خدا تعالیٰ کی رأفت اور رحمت کے تذکرے کو جو کہ گزشتہ خطبات میں تھا اس کو جاری رکھا۔

ترجمہ:: جس دن ہر نفس جو نیکی بھی اس نے کی ہوگی اسے اپنے سامنے حاضر پائے گا اس بدی کو بھی جو اس نے کی ہوگی۔ وہ تمنا کرے گا کہ کاش اس کے اور اس بدی کے درمیان بہت دور کا فاصلہ ہوتا اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آپ سے خبردار کرتا ہے حالانکہ اللہ بندوں سے بہت مہربانی سے پیش آتا ہے۔

پھر فرمایا جتنے زیادہ سڑکوں پر خطروں کے نشان ہوں اتنی ہی رحمت ہوتی ہے قرآن مجید نے بھی بہت احتیاطیں بتائی ہیں اور جگہ جگہ پر خطرے کی راہنمائی فرمائی ہے اس تعلق میں آپ نے علامہ طبری، علامہ بیضاوی اور دیگر مفسرین کی مذکورہ آیت کے تعلق سے تفاسیر بیان فرماتے ہوئے بعض احادیث نبوی کا بھی تذکرہ فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی ایک سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت اس نے تمام مخلوقات کے درمیان تقسیم کی ہے اس کے ذریعے سے مائیں اپنے بچوں پر رحم کرتی ہیں اور تم سب ایک دوسرے پر جو رحم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ایک حصے کے نتیجہ میں ہے باقی رحمتیں اس نے قیامت کے لئے بچا رکھی ہیں۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی ایک اور حدیث بیان فرمائی کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسی قوم نہیں کہ جب وہ خدا کا ذکر کرتے ہیں تو فرشتے ان کا گھیرا بنا لیتے ہیں اور اس کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور ان پر سکینت نازل فرماتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے مقربین میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔

فرمایا دوسری ایک اور روایت میں ذکر ہے کہ ایسی ذکر کی مجلس میں شامل لوگوں میں ایک ایسا شخص آ کر

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 3 جنوری 2003

وقف جدید اور تحریک جدید کے سالِ نو کا بابرکت اعلان

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو سالِ نو کی مبارکباد کا تحفہ پیش فرمایا

لنڈن 3 جنوری (ایم ٹی اے)

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

پھر فرمایا کہ آج کے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید اور وقف جدید کے نئے سال کا اعلان ہوگا۔ مذکورہ آیت کے حوالہ سے حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی سے قرض لیتے تو اس کو بڑھا کر دیا کرتے تھے چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آپ نے کسی سے ایک اونٹ قرض کے طور پر لیا تو بعد میں اسے دو اونٹ واپس کئے۔ اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے انفاق فی سبیل اللہ کے متعلق بعض احادیث بیان فرمائیں۔ حضور نے فرمایا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو خدا کی راہ میں خرچ کیا کر جس کے نتیجہ میں میں تجھ پر خرچ کروں گا۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی تم خدا کی خاطر خرچ کروگے اس کا تمہیں اجر ملے گا۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابو درداء رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرے دو باغ ہیں کیا اگر میں ان میں سے ایک خدا کی راہ میں دے دوں تو مجھے اس کے بدلہ میں جنت ملے گی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر خوشی کا اظہار فرمایا اور انہوں نے اپنا ایک باغ خدا کے راستہ میں دے دیا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں انفاق فی سبیل اللہ کا ارشاد فرماتے تو ہم محنت مزدوری کر کے کچھ مال حضور کی خدمت میں پیش کرتے فرمایا آج وہی لوگ لاکھوں درہموں کے مالک ہیں۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس حدیث کی روشنی میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آج احمدی بزرگوں کی اولادوں کو بھی اسی طرح اپنے افضال و انعامات سے نوازا ہے چنانچہ ایک مرتبہ ایک شخص نے ایک کروڑ روپیہ مجھے پیش کیا اور مجھے اختیار دیا کہ میں جس مد میں چاہوں اسے خرچ کروں چنانچہ میں نے اسے مسجد فنڈ میں ڈال دیا۔ آپ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد بھی پیش فرمایا کہ چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے۔

وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سیدنا مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آج سے 45 سال قبل 27 دسمبر 1957ء کو اس تحریک کا اجراء فرمایا تھا بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خطبہ جمعہ

نجات کی فلاسفی یہی ہے کہ خدا سے پاک اور کامل تعلق پیدا کرنے والے اُس لازوال نور کا مظہر ہو جاتے ہیں۔

جس طرح انسان چاند اور سورج کا محتاج ہے اسی طرح روحانی ہدایت کے واسطے وحی الٰہی، انبیاء اور کتب الٰہیہ کا محتاج ہے

‹اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے تعلق میں خطبات کے سلسلہ کی آخری قسط›

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۲۵/اکتوبر ۲۰۰۲ء مطابق ۲۵/اخاء ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - اياك نعبد و اياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرَ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا ۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾

(سورة التغابن :۹)

آج کا یہ خطبہ بھی اللہ تعالیٰ کی صفت نور کے ذکر پر مشتمل ہے اور اس مضمون کی آخری قسط ہے۔ اس کے بعد انشاء اللہ دوسری صفات کا مضمون شروع ہوگا۔

حضرت سہل بن معاذؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے سورۃ الکہف کا ابتدائی اور آخری حصہ پڑھا تو اس کے لئے اس کے قدموں سے اس کے سر تک نُور ہی نُور ہوگا۔ اور جس نے یہ سورت پوری پڑھی تو اس کے لئے آسمان اور زمین کے درمیان موجود ہر چیز کے برابر نور ہوگا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۴۳۹ مطبوعہ بیروت)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جس طرح انسان چراغ اور روشنی کا محتاج ہے اور چاند اور سورج کا محتاج ہے اسی طرح روحانی ہدایت کے واسطے وحی الٰہی، انبیاء اور کتب الٰہیہ کا محتاج ہے“۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۱۸/جنوری ۱۹۱۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جو شخص ایک پاک فطرت اور کامل انسان سے ایسا تعلق حاصل کرتا ہے کہ گویا اُس کی جزو ہے تو قانون قدرت اسی طرح واقع ہے کہ وہ اس کے انوار میں سے حصہ لیتا ہے۔ غرض نجات کی فلاسفی یہی ہے کہ خدا سے پاک اور کامل تعلق پیدا کرنے والے اس لازوال نور کا مظہر ہو جاتے ہیں“۔ (چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۴۱۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

”دنیا کا حقیقی نور وہی تھا جس نے دنیا کو تاریکی میں پاکر فی الواقع وہ روشنی عطا کی کہ اندھیری رات کو دن بنا دیا۔...... اندھے مخلوق پرستوں نے اس بزرگ رسول کو شناخت نہیں کیا جس نے ہزاروں نمونے سچی ہمدردی کے دکھلائے۔ لیکن اب مَیں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت پہنچ گیا ہے کہ یہ پاک رسولؐ شناخت کیا جائے۔ چاہو تو میری بات لکھ رکھو کہ اب کے بعد وہ مردہ پرستی روز بروز کم ہوگی یہاں تک کہ نابود ہو جائے گی۔ کیا انسان خدا کا مقابلہ کرے گا؟ کیا ناچیز قطرہ خدا کے ارادوں کو ردّ کر دے گا؟ کیا فانی آدم زاد کے منصوبے الٰہی حکموں کو ذلیل کر دیں گے؟ اے سننے والو سنو! اور اے سوچنے والو سوچو اور یاد رکھو کہ حق ظاہر ہوگا اور وہ جو سچا نور ہے چمکے گا“۔ (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

”مَیں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے کہ خدا نے مجھے میرے بزرگ واجب الاطاعت سیّدنا محمد ﷺ کی روحانی دائمی زندگی اور پورے جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے کہ مَیں نے اس کی پیروی سے اور اُس کی محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اوپر اُترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نور سے پُر ہوتے ہوئے پایا۔ اور اس قدر نشان غیبی دیکھے کہ اُن کھلے کھلے نوروں کے ذریعہ سے مَیں نے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔“

(تریاق القلوب۔ صفحہ ۱۰۔۱۱)

الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ترجمہ ہے۔

یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں کی طرف سے مدافعت کرے گا............ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر دیا ہوا۔ نور۔ اللہ کا روشن کیا ہوا۔ (تذکرہ صفحہ ۸۰۴۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

❁❁❁❁..................❁❁❁❁

آٹو ٹریڈرز
❁Auto Traders❁
16 بینٹنک لین کلکتہ 700001
دکان: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش: 237-0471'237-8468

❁ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ❁
اَطِعْ اَبَاكَ
❁ اپنے باپ کی اطاعت کر ❁
طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers
Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039
Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

PRIME AUTO PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador & Maruti
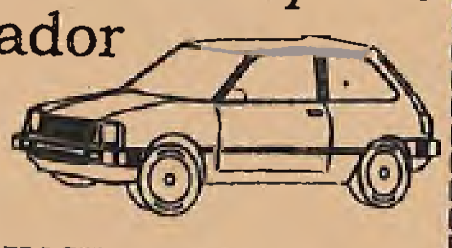
P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ●2370509

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں 111 ویں جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب انعقاد

دعاؤں، ذکر الٰہی، نماز تہجد، درس القرآن والحدیث اور علماء کرام کی پُر مغز تقاریر

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ قادیان کا ایمان افروز تذکرہ

13 ممالک کے 55 ہزار سے زائد پروانوں کا روحانی اجتماع

☆لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وسیع انتظامات☆ سات زبانوں میں رواں تراجم کا انتظام☆

آخری اجلاس میں مذہبی نمائندگان کی تقاریر. سابق وزیر خارجہ ہند جناب آر ایل بھاٹیہ، وزیر حکومت پنجاب جناب پرتاپ سنگھ باجوہ، امرتسر دربار صاحب کے ہیڈ گرنتھی اور دیگر معززین کی شمولیت و تقاریر

گورنر اترانچل، ہماچل و ہریانہ اور وزیر اعلیٰ ہریانہ و ہماچل کے خیر سگالی پیغامات

تقریب تقسیم گولڈ میڈل، میٹنگ داعین الی اللہ، مجلس شوریٰ، حضور انور کے اردو ترجمہ قرآن مجید کی رسم اجراء

الحمد للہ کہ مرکز احمدیت قادیان میں 111 ویں جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے خاص فضل کے ساتھ مورخہ 26 دسمبر تا 28 دسمبر 2002ء تین دن تک جاری رہنے کے بعد اختتام پزیر ہو گیا۔ اس تین روزہ جلسہ سالانہ میں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور فضل الٰہی کے کئی روح پرور مناظر دیکھنے میں آئے۔ خصوصاً موسم خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ساز گار رہا۔ 24 تاریخ کی صبح سے موسم بہت ابر آلود تھا اور ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں تھیں اور شام ہوتے ہوتے کافی بارش ہونے لگی تھی۔ جس سے بہت فکر لاحق ہو گئی تھی کہ خدانخواستہ اگر موسم اسی طرح رہا تو مہمانوں کو بہت سی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے نہایت فضل فرمایا۔ اور 24 دسمبر کی رات کو ہی موسم ساز گار ہو گیا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے اختتام تک موسم ساز گار ہی رہا۔ اور یہ بارش دھول کے بیٹھنے اور خشک موسم کو ختم کرنے کے لحاظ سے رحمت و خیر و برکت کا موجب ہوئی۔

مہمانوں کی رہائش کیلئے حسب سابق 112 ایکڑ کے وسیع رقبہ نزد بیوت الحمد کالونی میں خیمہ جات وسیع پیمانہ پر نصب کئے گئے جسے برقی قمقموں سے روشن کیا گیا تھا۔ یہاں نمازیوں کے لئے عارضی مسجد بھی بنائی گئی جہاں با جماعت نماز کا اور تربیتی تقاریر کا بھی انتظام تھا۔ اور کھانا کھلانے کیلئے عارضی ڈائننگ ہال بھی بنائے گئے تھے۔ ان خیمہ جات میں 20 ہزار سے زائد مہمان ٹھہرائے گئے تھے۔ اس کے علاوہ تعلیم الاسلام ہائی اسکول، نصرت گرلز ہائی اسکول، جامعہ احمدیہ اور بیت النصرت لائبریری خالصتاً مستورات کی قیام گاہوں کے طور پر مخصوص تھیں۔ اسی طرح جدید شفاخانہ ریتی چھلہ میں مردوں کی قیام گاہ بنائی گئی تھی۔ علاوہ ازیں بہشتی مقبرہ میں بھی خیمے نصب کر کے مہمانوں کے ٹھہرانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جدید گیسٹ ہاؤس، نصرت گرلز کالج، دار الضیافت، ایوان انصار اور ایوان خدمت میں بھی مہمانوں کے قیام کے وسیع انتظامات کئے گئے تھے۔ ان قیام گاہوں میں ہی طعام کا بھی معقول انتظام کیا گیا تھا۔

اس جلسہ میں احمدی احباب کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر مسلم بھائیوں نے بھی شرکت کی۔ کئی غیر احمدی حضرات بھی تحقیق حق کے لئے تشریف لائے ایک اندازہ کے مطابق تقریباً پچپن ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی جس میں تیس ہزار سے زائد نو مبائعین بھی شامل ہوئے۔ ہندوستان کے طول و عرض سے پرانی جماعتوں بالخصوص کشمیر سے کثیر تعداد میں احباب جماعت اس روحانی جلسہ میں شامل ہوئے۔ علاوہ ازیں 13 ممالک کے نمائندگان نے شرکت کی جس میں نیپال، بنگلہ دیش، بھوٹان، شری لنکا، ملائیشیا، انڈونیشیا، افغانستان، ماریشس، یو اے ای، یو کے، سوئزرلینڈ، کینیڈا، امریکہ کے ممالک شامل تھے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات یوں تو سال بھر جاری رہتے ہیں لیکن باقاعدہ مختلف شعبہ جات کے کام حضور انور کی طرف سے منتظمین کی منظوری ملنے کے بعد عید الفطر کے معاً بعد شروع ہو گئے۔ تیاری لحاف و گدوں کا کام اپنی نوعیت کے اعتبار سے کافی پہلے سے شروع کر دئے گئے تا کہ مہمانوں کی خدمت میں بر وقت پیش کئے جا سکیں اس کے علاوہ شعبہ روشنی نے بھی قادیان کے گلی کوچوں کو منور کرنے کا کام 20 دسمبر تک مکمل کر لیا تھا۔

مورخہ 21 دسمبر کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نمائندگی میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے کارکنان جلسہ سالانہ و جلسہ گاہ کا معائنہ فرمایا اور اپنے خطاب میں تمام منتظمین رضا کاران کو جلسہ سالانہ کی اہمیت، غرض و غایت بیان فرمانے کے علاوہ مہمانان کے ساتھ حسن سلوک کی خصوصی تلقین فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کے ساتھ حسن سلوک کے واقعات بیان فرمائے۔ رضا کاران میں قادیان کے احمدی احباب کے علاوہ کثیر تعداد میں طلباء جامعہ احمدیہ و جامعۃ المبشرین کے علاوہ بیرونی جماعتوں سے خاص کر صوبہ کشمیر کے رضا کاران بھی شامل تھے جو جلسہ سالانہ سے چار روز قبل ہی قادیان پہنچ چکے تھے۔

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں خصوصی طور پر با جماعت نماز تہجد اور مختلف دینی موضوعات پر بعد نماز فجر درس کا سلسلہ تین مقامات پر (مسجد اقصیٰ، مسجد ناصر آباد، مسجد دار الانوار) اور بارہ ایکڑ رقبہ میں خیمہ جات میں بنائی گئی عارضی مسجد میں جاری رہا۔

مورخہ 22 دسمبر سے ہی مہمانوں اور رضا کاران کی آمد کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا اور لنگر خانہ کا خصوصی انتظام برائے جلسہ سالانہ 21 تاریخ کی شام سے شروع ہو گیا۔ 22 تاریخ سے ہی تینوں لنگر خانے شروع کر دئے گئے تھے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جلسے کے آخری دن یعنی 28 دسمبر تک بھی جاری رہا۔ مورخہ 25 دسمبر کو صوبہ بنگال سے خصوصی ٹرین کلکتہ سے روانہ ہو کر قادیان پہنچی اور جلسہ سالانہ کے اختتام کے بعد 30 دسمبر رات ساڑھے گیارہ بجے واپس روانہ ہو گئی۔

قریبی صوبہ جات پنجاب، ہماچل، ہریانہ راجستھان، دہلی اور یو پی وغیرہ کے مہمان تو جلسہ ختم ہوتے ہی چھوٹی گاڑیوں اور بسوں سے 28 دسمبر کی رات کو ہی روانہ ہو گئے۔ پونچھ، جموں و کشمیر کے اکثر مہمان بھی 30 دسمبر تک روانہ ہو چکے تھے اس مرتبہ نزدیکی صوبہ جات سے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ رہی۔ پنجاب، ہریانہ ہماچل سے بیس ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ راجستھان اور اتر پردیش سے بھی معقول تعداد میں افراد شامل ہوئے جلسہ گاہ کی تیاری کا کام بھی حسب سابق ہفتہ بھر پہلے سے ہی شروع کر دیا گیا تھا۔ شعبہ ترجمانی کے عارضی کیبن کی تعمیر کا کام پندرہ دن قبل سے شروع کر دیا جاتا ہے امسال اردو کے علاوہ انگریزی، انڈونیشین، ملیالم، تامل، تلگو، ملائشین اور کنڑ زبانوں میں تقاریر کے تراجم براہ راست پیش کئے گئے جس سے ان زبانوں کے جاننے والوں نے استفادہ کیا۔

خدا کے فضل سے حاضری کے لحاظ سے تقسیم ملک کے بعد سے اب تک کا یہ سب سے بڑا جلسہ تھا جلسہ گاہ کا پنڈال بھی پہلے دن چھوٹا دکھنے لگا تھا جسے دوبارہ وسیع کرنا پڑا۔ نماز جمعہ کے وقت یہ پنڈال بھی کھچا کھچ بھر گیا تھا ہزاروں افراد نے پنڈال کے باہر نماز پڑھی۔ تینوں دن نماز جمعہ کے علاوہ نماز ظہر و عصر جمع کر کے پنڈال میں ہی پڑھی گئی۔

اسٹیج جلسہ سالانہ بھی نئے سرے سے مرمت کر کے نہایت خوبصورت طرز پر بنایا گیا اور اس کی آرائش اور زیبائش بھی بہت خوبصورت تھی۔ اسٹیج پر نہایت خوبصورت مونوگرام بنایا گیا تھا جسے کیرالہ جماعت کے افراد نے بڑی محنت سے بنایا تھا جس میں گلوب کے منظر میں منارۃ المسیح بہت خوبصورت معلوم ہوتا تھا اور کیوں پر ستاروں کا منظر بہت دلفریب نظر آتا تھا۔

پریس اینڈ پبلسٹی::

جلسہ سالانہ سے قبل اور دوران جلسہ 60 سے زائد اخبارات نے جماعت احمدیہ کا تعارف اور جلسہ سالانہ کی خبریں شائع کیں۔ ٹائمز آف انڈیا جس کی سرکولیشن تمام ملک میں ہے نے بھی جلسہ سالانہ کی

کوریج کی۔ دیگر اہم اخبارات میں پنجاب کیسری ہندی، ہندسماچار اردو، جگ بانی پنجابی، ٹریبون ہندی، ٹریبون پنجابی، ٹریبون انگریزی، دینک جاگرن، امر اجالا، اجیت ہندی، اجیت پنجابی، دیش سیوک وغیرہ کثیرالاشاعت اخبارات نے خبریں دیں۔ اس کے علاوہ دوردرشن جالندھر، زی ٹی وی، پنجاب ٹوڈے وغیرہ ٹی وی چینلوں نے بھی جلسہ کی خبریں اور تصاویر دکھائیں۔ اس سلسلہ میں مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید نائب افسر جلسہ گاہ مکرم کرشن احمد صاحب منتظم پریس نے گرانقدر خدمات انجام دیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

طبی امداد::

جلسہ میں باقاعدہ ہومیو پیتھک اور ایلو پیتھک علاج کا انتظام کیا گیا۔ رہائش خیمہ جات میں ہومیو پیتھک کلینک قائم کیا گیا تھا جو 24 گھنٹے کام کرتا رہا۔

ایم ٹی اے::

جلسہ سالانہ کے جملہ پروگرام کی ایم ٹی اے کے لئے ریکارڈنگ کی گئی اور پوری کاروائی کی کیسٹس تیار کی گئیں جس میں آڈیو ویڈیو دونوں شامل ہیں جلسہ سالانہ کی تمام آڈیو ویڈیو کیسٹس اور سی ڈی نہایت معمولی قیمت پر احباب جماعت کو مہیا کرانے کا بھی انتظام کیا گیا تھا اس سلسلہ میں محترم مولوی برہان احمد صاحب ظفر اور ان کے معاونین نے انتھک محنت کر کے خدمات انجام دیں۔

غیر مسلم معززین اور حکام کی شرکت::

اس جلسہ سالانہ کی یہ نمایاں خصوصیت رہی کہ اس موقعہ پر کثیر تعداد میں غیر مسلم احباب نے شرکت کی اور غیر مسلم رہنماؤں نے اپنے سینکڑوں عقیدت مندوں کے ساتھ شرکت کی جس میں درج ذیل افراد قابل ذکر ہیں۔

1)...... جناب سردار گیان پورن سنگھ جی ہیڈ گرنتھی گولڈن ٹیمپل امرتسر۔

2)...... جناب سریندر بلا صاحب پریذیڈنٹ آل انڈیا ہندو شوسینا۔

3)...... جناب رتن دیو جی سبھروال ہریانہ۔

4)...... جناب بشپ ہردیپ کمار سومنات رائے امرتسر۔

5)...... جناب بابا فقیر چند جی سکھ بٹھول ہماچل۔

6)...... جناب رام کمار جی شرما عالمی گائتری پریوار شانتی کنج ہری دوار۔

7)...... جناب سنت بابا کشمیرا سنگھ صاحب جالندھر۔

8)...... بشری مہتاب سنگھ گہلوت پریذیڈنٹ ضلع پریشد بھوانی۔

9)...... جناب نرسنگھ دال جی پریذیڈنٹ بہوجن مہا پنچایت ہریانہ۔

10)...... جناب آر ایل بھاٹیہ صاحب ایم پی سابق وزیر خارجہ ہند۔

11)...... جناب سوامی بھگوان داس جی ہوشیارپور۔

12)...... سردار پرتاپ سنگھ باجوہ ایم ایل اے وزیر پی ڈبلیو ڈی۔

13)...... ایس ایس پی صاحب بٹالہ۔

14)...... ایس پی صاحب بٹالہ۔

26 دسمبر بروز جمعرات

پہلا دن پہلا اجلاس::

نماز تہجد اور نماز فجر اور درس القرآن کے بعد لوگ جوق در جوق بہشتی مقبرہ میں انفرادی طور پر دعا کے لئے روانہ ہوگئے۔ ناشتہ سے فارغ ہو کر تمام احباب کا رخ جلسہ گاہ کی طرف ہو گیا یہ صبح بہت خنک تھی اور دھند بھی پڑنے لگی تھی اس کے باوجود دس بجے جو جلسہ سالانہ کے افتتاح کا وقت تھا بہت سے افراد جلسہ گاہ میں پہنچ گئے تھے۔

ٹھیک 10 بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے فلک شگاف نعروں کے درمیان لوائے احمدیت لہرایا اور اس کے بعد آپ کی زیر صدارت پہلے اجلاس کا آغاز ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم کی سعادت مکرم احمد خیر صاحب آف ملیشیا متعلم جامعہ احمدیہ کو ملی اس کے بعد موصوف نے قرآنی آیات کا اردو ترجمہ بھی پیش فرمایا۔ بعدہ مکرم یاسین خان صاحب معلم وقف جدید نے نہایت خوش الحانی سے کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''ہے شکر رب عزوجل خارج از بیاں''

پیش کیا۔ نظم کے اختتام پر صدر اجلاس نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد افتتاحی خطاب فرمایا اور اجتماعی دعا کرائی۔

اس اجلاس میں پہلی تقریر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم قضاء نے ہستی باری تعالیٰ (قبولیت دعا کے آئینہ میں) کے عنوان پر فرمائی۔ جس کے بعد مکرم مولوی عطاء اللہ نصرت انسپکٹر بیت المال آمد نے نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بعنوان سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (تربیت اولاد کی روشنی میں) تقریر فرمائی۔

مکرم مولوی ابن شفیق احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور ان کے ساتھیوں نے ایک ترانہ پیش کیا جس کے فوراً بعد مکرم مولوی محمود احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ پنجاب و ہماچل نے صوبہ پنجاب، ہماچل میں تبلیغی وتربیتی وسماجی سرگرمیاں کے عنوان پر تقریر فرمائی اور مکرم ایس ناصر احمد صاحب نے دعائیہ نظم پڑھی اور آخر میں مکرم مظفر سدھن صاحب مبلغ ماریشس نے تعارفی تقریر فرمائی اس سیشن میں مقامی ایم ایل اے سردار تربت راجندر سنگھ باجوہ بھی شامل ہوئے۔

دوسرا اجلاس::

یہ اجلاس ٹھیک اڑھائی بجے دوپہر کو بعد نماز ظہر وعصر زیر صدارت مکرم ڈاکٹر لئی منصور احمد صاحب نائب صوبائی امیر کیرلہ، مکرم مولوی سید کلیم الدین صاحب مبلغ دہلی کی تلاوت قرآن کریم وترجمہ کے ساتھ شروع ہوا۔ پہلی نظم مکرم ایس ناصر صاحب معلم سلسلہ نے پیش کی۔ اور مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ نے ''مسلم جماعت احمدیہ کی خصوصیات'' کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ جس کے بعد مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم مدرس جامعۃ المبشرین قادیان نے نظم پڑھی۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر ''صوبہ راجستھان میں تبلیغی، تربیتی وسماجی سرگرمیاں'' کے عنوان سے مکرم مولوی مظفر احمد صاحب امرتہی نگران دعوت الی اللہ راجستھان نے تقریر فرمائی اور تیسری تقریر مکرم محمد شریف عالم صاحب صوبائی امیر بہار نے ''صوبہ بہار میں تبلیغی، تربیتی وسماجی سرگرمیاں'' کے عنوان سے فرمائی۔ آخری نظم اس اجلاس کی مکرم مولوی تنویر احمد ناصر مدرس جامعۃ المبشرین نے پڑھی۔ اور آخر میں مکرم چودھری بشیر احمد صاحب آف کینیڈا نے تعارفی تقریر فرمائی۔

دوسرا دن بروز جمعہ 27 دسمبر 2002

پہلا اجلاس::

صبح دس بجے مکرم ومحترم مولوی مظفر احمد سودھن صاحب مبلغ انچارج ماریشس کی زیر صدارت یہ اجلاس شروع ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دار القضاء نے فرمائی۔ اور نظم مکرم اے محمد راشد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے پڑھی۔ پہلی تقریر کی سعادت زیر عنوان ''سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام'' محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت کو ملی اور نظم مکرم شاہد احمد ٹاک آف کشمیر نے پڑھی۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد نے بعنوان ''خلافت کی ضرورت و اہمیت و برکات'' فرمائی۔ ترانہ مکرم مولوی مقصود علی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ اور ان کے ساتھیوں نے پیش کیا۔ تیسری تقریر مکرم مولوی حافظ سید رسول نیاز صاحب نائب نگران اعلیٰ آندھرا پردیش نے ''صوبہ آندھرا میں تبلیغی وتربیتی وسماجی سرگرمیاں'' کے عنوان پر کی۔ اور آخری تقریر مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ ہریانہ نے ''صوبہ ہریانہ و اترانچل میں تبلیغی وتربیتی وسماجی سرگرمیاں'' کے عنوان سے فرمائی جس کے بعد مکرم عبد الرشید صاحب حیدر آبادی نمائندہ برطانیہ نے صدر جماعت احمدیہ نارتھ منڈن آفس انچارج M.T.A انٹرنیشنل نے تعارفی تقریر فرمائی۔

دوسرا اجلاس::

نماز جمعہ وعصر کی ادائیگی کے بعد ٹھیک اڑھائی بجے اس اجلاس کی کاروائی زیر صدارت محترم ہدایت اللہ ہش صاحب آف جرمنی شروع ہوئی۔ جس میں تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ مکرم مولوی اکبر خان صاحب مبلغ سلسلہ نے کی اور نظم مکرم محمد فضل عمر صاحب متعلم جامعۃ المبشرین قادیان نے پڑھی۔

پہلی تقریر محترم مولوی برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر واشاعت قادیان نے بعنوان ''مالی قربانی اسلام کا اہم رکن ہے''۔ فرمائی اور مکرم محمود عارف صاحب شورت کشمیر نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب ایلی نے ''صوبہ کیرالہ میں تبلیغی وتربیتی وسماجی سرگرمیاں'' کے عنوان سے فرمائی۔ اور مکرم ایس ناصر احمد صاحب معلم سلسلہ نے قصیدہ پیش کیا اور سب سے آخر میں محترم مولانا عبد الستار رؤف صاحب مبلغ سلسلہ ملیشیا اور محترم افضل احمد خادم صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ نے تعارفی تقاریر فرمائیں۔

خطبہ جمعہ حضور انور::

اسی روز شام ٹھیک ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ M.T.A سے نشر ہوا۔ جس میں حضور نے اللہ تعالیٰ کی رأفت ورحمت کا تذکرہ نہایت دلنشیں انداز میں فرمایا اور اس موقعہ پر جلسہ سالانہ قادیان کا مختصر تذکرہ فرمایا۔

تیسرا دن بروز ہفتہ 28 دسمبر 2002

پہلا اجلاس::

یہ اجلاس صبح ٹھیک دس بجے مکرم عبد الجلیل صاحب امیر وفد بنگلہ دیش کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم امیر حمزہ صاحب معلم نے مع ترجمہ پیش فرمائی اور نظم مکرم ظفر احمد صاحب نیو انڈیا نے نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ پہلی تقریر بعنوان ''اسلامی جہاد کی حقیقت'' مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے فرمائی اور مکرم مولوی تنویر احمد ناصر صاحب مدرس جامعۃ المبشرین قادیان نے نظم پیش کی۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر ''صوبہ یوپی میں تبلیغی تربیتی وسماجی سرگرمیاں'' کے عنوان پر مکرم مولوی سید طفیل احمد صاحب شہباز انچارج آگرہ سرکل نے اور تیسری تقریر ''صوبہ کرناٹک میں تبلیغی تربیتی وسماجی سرگرمیاں'' کے عنوان پر مکرم مولوی محمد نسیم خان صاحب نگران دعوت الی اللہ کرناٹک نے پیش فرمائی۔ چوتھی تقریر مکرم محمد مشرق علی صاحب ایم اے صوبائی امیر بنگال و آسام نے ''صوبہ بنگال وآسام میں تبلیغی وتربیتی سماجی سرگرمیاں'' کے عنوان سے فرمائی اور مکرم یامین خان صاحب معلم اور ان کے ساتھیوں نے ترانہ پیش کیا۔ سب سے آخر میں مکرم ہدایت اللہ ہش صاحب جرمنی نے انگریزی زبان میں تعارفی تقریر فرمائی۔ جس کا ترجمہ مکرم شیراز احمد صاحب آف چینئی نے کیا۔

تیسرا دن بروز ہفتہ 28 دسمبر 2002

اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ 2002 کے اس اختتامی اجلاس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ امیر جماعت احمدیہ قادیان نے فرمائی جو ٹھیک دو بجے شروع ہوا۔ جس میں تلاوت مکرم شفاعت اللہ صاحب متعلم جامعۃ المبشرین نے اور ترجمہ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نے پیش فرمایا۔ مکرم مولوی ابن شفیق احمد صاحب اور ان کے ساتھیوں نے ترانہ

پڑھا۔ پہلی تقریر پنجابی زبان میں مکرم مولانا گیانی تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ پنجاب و ہماچل نے ''انسانیت اور اسلام'' کے عنوان سے فرمائی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ناظر تعلیم نے تقسیم گولڈ میڈل کی کاروائی کا آغاز فرمایا۔ محترم ناظر صاحب اعلیٰ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے عزیزم طارق احمد صاحب ابن مکرم وسیم احمد صاحب گلبرگہ 2000-1999 میں .MSc Zoology میں یونی ورسٹی میں پہلی پوزیشن پانے پر موصوف کے والد صاحب کو یہ طلائی تمغہ عنایت فرمایا۔ موصوف خود جلسہ سالانہ قادیان پر حاضر نہ ہو سکے تھے۔

اس کاروائی کے بعد غیر مسلم معززین کی مختصر تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ ان معززین کی فہرست پہلے دی جا چکی ہے۔ گیانی پورن سنگھ صاحب ہیڈ گرنتھی دربار صاحب امرتسر نے گوربانی کی کچھ لائینیں پڑھنے کے بعد کہا کہ ان کو بہت خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ نے اس سرو دھرم سمیلن کا آغاز کیا۔ جو وقت کی بہت بڑی ضرورت تھی۔ آپ نے گرو گرنتھ صاحب میں اسلامی تعلیمات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ نماز کی ادائیگی کا حکم گرو گرنتھ صاحب میں بھی موجود ہے۔ اس کے بعد گیانی فقیر چند جی سکھ بھول آف ہماچل پردیش جو اپنے سینکڑوں عقیدت مندوں کے ساتھ تشریف لائے تھے اور ایک رات قیام بھی فرمایا تھا نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہر مذہب میں اچھی تعلیمات دی گئی ہیں اگر ہم ان پر عمل کرتے رہیں تو تمام دکھ دور ہو جائیں گے۔ اس تقریر کے بعد مکرم ایس ناصر صاحب اور ان کے ساتھیوں نے ایک خوبصورت ترانہ ''گوکل والے شام کنہیا......'' پیش فرمایا۔

اس کے بعد سنت سماج کے چیئرمین سنت بابا کشمیرا سنگھ صاحب جالندھر نے اپنی مختصر تقریر میں وحدانیت اور گرو گرنتھ صاحب میں موجود اسلامی تعلیمات کے حوالہ جات پیش کرتے ہوئے کہا کہ خدا کے فضل ہی سے سارے کام ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ وقت میں ہندوستان اور پاکستان میں جو نفرت کی دیوار ہے اس کو مٹا دینا چاہئے اس میں جماعت احمدیہ بھی اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ آپ نے تعلیم کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ تمام غیر مسلم معززین کی خدمت میں شال کا تحفہ پیش کیا گیا اور خصوصی Momento پیش کیا گیا۔

اس کے بعد مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم اور مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی نے درج ذیل حکام کے پیغامات پڑھ کر سنائے:۔

1. عزت مآب سردار سرجیت سنگھ برنالہ گورنر اترانچل
2. عزت مآب بابو پرمانند جی گورنر ہریانہ
3. عزت مآب جناب سورج بھان صاحب گورنر ہماچل پردیش
4. عزت مآب جناب اوم پرکاش چوٹالہ مکھیہ منتری ہریانہ
5. جناب بی وی گوپال ریڈی صاحب D.C شولا پور مہاراشٹر
6. محترمہ اندرا پردیش صاحبہ وزیر لوک نرمان

اس کے بعد شری رام کمار شرما ہری دوار اترانچل نے اپنے خیالات کا اظہار فرماتے ہوئے کہا کہ نیک لوگوں کی ہمیشہ سے مخالفت ہوتی ہے اور جماعت احمدیہ کی بھی اس لئے مخالفت ہوتی ہے۔

اس کے بعد شری پردیپ کمار سومنات رائے بشپ امرتسر اور سوامی بھگوان داس جی ہوشیار پور، شری سریندر کمار بلاشو بینا، شری نرسنگھ وال جی ہریانہ، جناب آر ایل بھاٹیہ، سردار پرتاپ سنگھ باجوہ وزیر P.W.D پنجاب نے اپنی تقاریر میں احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کی مبارک باد دی اور نیک خواہشات کا اظہار فرمایا۔

ان تقاریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا اردو ترجمہ قرآن کریم کا اجراء فرمایا۔ جو نظارت نشر و اشاعت نے نہایت خوبصورت رنگ میں شائع کیا ہے۔ اس کے بعد محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری افسر جلسہ گاہ و ناظر اصلاح و ارشاد نے شکریہ ادا فرمایا اور دوران سال فوت ہونے والے موصی احباب کی فہرست پڑھ کر انکی مغفرت کیلئے دعا کی تحریک کی۔ اور آخر میں محترم صدر اجلاس صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ الحمد للہ یہ جلسہ بخیر و عافیت اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے ہم پر اتنے احسانات ہیں کہ اگر جسم کے ذرہ ذرہ کو بھی زبان عطا ہو جائے تو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ آپ نے تمام شرکت کرنے والے احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ بہت خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو اس جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت دعائیں کیں ہیں آپ لوگ بھی ان دعاؤں کے وارث بنے ہیں۔ اس جلسہ کو معمولی جلسہ نہ سمجھیں اس جلسہ کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ آپ نے تمام رضا کاران کا شکریہ ادا کیا اور تمام مہمانوں کے بخیریت اپنے اپنے گھروں کو پہنچنے کیلئے دعا کی تحریک کی اور آخر میں اختتامی دعا فرمائی اور اس کے بعد فلک شگاف نعروں نعرہائے تکبیر اللہ اکبر کے درمیان جلسہ برخاست ہوا۔ الحمد للہ۔

☆☆☆

رپورٹ مرتبہ مکرم قریشی انعام الحق صاحب قادیان

مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب نمبردار سرگودھا کا ذکر خیر

افسوس چوہدری ہدایت اللہ صاحب نمبردار و سابق صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 35 جنوبی سرگودھا (پاکستان) 29 رمضان المبارک مورخہ 5 دسمبر 2002ء صبح پانچ بجے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت چوہدری مولا بخش صاحب نمبردار رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے فرزند تھے۔ آپ 1908ء میں حضرت مسیح موعود کی وفات کے چند روز بعد پیدا ہوئے۔ تمام عمر تبلیغ احمدیت میں صرف کی بہت ہی منکسر المزاج، عبادت گزار اور متقی تھے۔ خلافت سے عشق اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے بے حد محبت کرتے تھے۔ ان کی کوششوں سے چک 35 کی احمدیہ جماعت ایک گھرانے سے نکل کر تقریباً دس گھرانوں میں پھیل گئی جس میں گاؤں کے چند سرکردہ گھرانے بھی شامل تھے۔ آج سے 38 سال قبل عید کے روز آپ احمدیہ مسجد میں عید پڑھانے کے بعد غیر از جماعت جہاں عید پڑھ رہے تھے وہاں تشریف لے گئے اور تمام گاؤں کے غیر احمدی احباب کو انتہائی جوش سے کہا کہ میں نے ساری عمر آپ کو بہت تبلیغ کی ہے آج علی الاعلان میں آپ کے سامنے مباہلہ کی دعوت پیش کرتا ہوں آپ نے تمام حاضرین کے سامنے قرآن شریف کو دائیں ہاتھ سے بلند کر کے خدا کی قسم کھا کر اعلان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ سچے مسیح مہدی اور امتی نبی ہیں اور دعا کی کہ اے خدا اگر یہ جھوٹ ہے تو مجھے ایک سال کے عرصہ میں موت دے دے اور میرے وجود کو ان سب کے لئے نشان عبرت بنا دے اس کے بعد آپ کے دو بیل چوری ہو گئے۔ غیر از جماعت احباب نے کہا کہ یہ بھی مباہلہ کی وجہ سے چوری ہوئے حالانکہ اس زمانہ میں ضلع سرگودھا میں مویشیوں کی چوری عام ہوتی تھی مگر اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ دو ماہ بعد مویشی بغیر کوشش کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے واپس مل گئے۔ چند دن بعد آپ ٹریکٹر کے ایک خطرناک حادثے میں شدید زخمی ہو گئے حتی کہ تمام غیر از جماعت برملا کہہ اٹھے کہ نمبردار صاحب اپنی ہی قسم کا نشانہ بن گئے ہیں تب آپ نے فرمایا کہ اگر آج میری موت مقرر بھی تھی تو حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی کے پیش نظر ضرور ٹل جائے گی۔ چنانچہ آپ معجزانہ رنگ میں بچ کر صحت یاب ہو گئے۔ پھر آپ کی زندگی میں ہی رفتہ رفتہ گاؤں کے تمام سرکردہ غیر از جماعت زمیندار یکے بعد دیگرے وفات پا گئے۔ آپ اور ایک احمدی زمیندار زندہ رہے بالآخر وہ بھی چار سال قبل فوت ہو گئے۔ اور یوں حضرت چوہدری صاحب ساڑھے چورانوے سال عمر پا کر صداقت احمدیت کی دلیل بن کر سب سے آخر میں اس جہان سے رخصت ہوئے۔ آپ کی اولاد میں تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ آپ کے بیٹوں میں چوہدری محمد سلطان اکبر صاحب ریٹائرڈ پروفیسر ٹی آئی کالج ربوہ، چوہدری محمد نعمان افضل صاحب اور خاکسار چوہدری محمد سلمان اختر حال مقیم جرمنی ہے۔ آپ کی بیٹیوں میں محترمہ امۃ القیوم صاحبہ مرحومہ اہلیہ چوہدری عبد القدیر صاحب درویش مرحوم سابق ناظر بیت المال خرچ و افسر لنگر خانہ قادیان۔ محترمہ انور بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری حلیم احمد صاحب باجوہ ساہیوال، محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب ریٹائرڈ جی ایم واپڈا حال نگران تعمیر جامعہ احمدیہ ربوہ، محترمہ امۃ الودود صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ یوکے اہلیہ مبارک احمد صاحب چیمہ لنڈن اور محترمہ ڈاکٹر امۃ القدوس فرحت صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر رفیق احمد صاحب ملک پی ایچ ڈی انجینئرنگ شامل ہیں۔ مرحوم مکرم چوہدری عبد الواسع صاحب ناظر امور عامہ قادیان کے نانا جان تھے۔ 5 دسمبر کو ہی بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد صاحب کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیتے ہوئے آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (چوہدری محمد سلمان اختر۔ جرمنی)

حیدرآباد کی ڈائری

☆...... ماہ 02ء ستمبر میں خدام الاحمدیہ کے ترقیاتی امور پر مجلس عاملہ کی تین میٹنگز ہوئیں۔ مختلف مقامات پر ہفتہ واری و تعلیمی کلاسز جاری رہیں۔ تین حلقہ جات میں واقفِ نو کی کلاسز ہر اتوار کو لگیں۔ ضرورت مندوں کی مالی و دیگر تعاون کے علاوہ تین حلقوں میں ہومیوپیتھی ڈسپنسری کے ذریعہ طبی خدمات جاری ہیں۔ ۵ حلقوں میں ہفتہ واری تربیتی کلاس جاری رہی ۱۵ تا ۲۲ ستمبر ہفتہ نماز کا اہتمام کیا گیا آخر پر نماز کی اہمیت پر تربیتی اجلاس ہوا تین حلقہ جات میں تربیتی اجلاس ہوئے جوبلی ہال مسجد کے نیچے ہر روز میٹرو کمپلکس میں ہفتہ وار ہالی وڈ فٹ ویئر میں ہر اتوار کو بک سٹال لگایا گیا۔ دوران ماہ تین وقار عمل کئے گئے نیز انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خدام نے ڈیوٹی دی۔ (تنویر احمد قائد مجلس)

☆...... 22.9.02 کو صبح ساڑھے گیارہ بجے نماز کی اہمیت و افادیت کے موضوع پر محترم عارف قریشی صاحب امیر جماعت حیدرآباد کی زیر صدارت مسجد فلک نما میں جلسہ ہوا۔ جسمیں مکرم میر احمد صاحب اسلم مکرم مبشر احمد صاحب اور خاکسار اور صدر اجلاس نے تقریر کی 29.09-02 کو صبح ساڑھے آٹھ بجے حلقہ میلا پلی حیدرآباد میں زیر صدارت محترم سیٹھ بشیر الدین صاحب صوبائی امیر جلسہ ہوا مکرم بی ایم بشارت احمد صاحب محمد عظیم الدین صاحب سیکرٹری تحریک جدید اور خاکسار نے تحریک جدید کی ضرورت و اہمیت پر خطاب کیا۔ مکرم سیکرٹری صاحب تحریک جدید کی طرف سے حاضرین جلسہ کی ضیافت کی گئی۔

مورخہ ۲۹ ستمبر ۲۰۰۲ء کو حیدرآباد حلقہ سیلا پلی میں صبح ساڑھے آٹھ بجے جلسہ تحریک جدید زیر صدارت مکرم و محترم سیٹھ بشیر الدین صاحب صوبائی امیر صوبہ آندھرا پردیش منعقد کیا گیا۔ مکرم فرحت اللہ صاحب غوری کی تلاوت عزیز سعید الدین کی نظم خوانی کے بعد مکرم بی ایم بشارت احمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کی روشنی میں احباب کو دینی کاموں کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم محمد عظیم الدین صاحب سیکرٹری تحریک جدید نے چندہ تحریک جدید کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ آخر پر خاکسار نے احباب کو چندہ تحریک جدید کی غرض و غایت و اہمیت کی توجہ دلائی۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا...... (محمد کلیم خاں مبلغ سلسلہ حیدرآباد)

تحریک احمدیت کے مشہور پنجابی شعراء

(2002-1896)

فروغ شمع محفل تو رہے گا صبح محشر تک
مگر محفل تو پروانوں سے خالی ہوتی جاتی ہے

......مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت ربوہ......

پنجابی زبان اور صوفیاء

امرتسر کے بیسویں صدی کے ایک پنجابی ادب کے ایک سکالر کی تحقیق کے مطابق پنجابی نے سترہویں صدی عیسوی میں اُپ بھرنش یا برج بھاشا سے جنم لیا پہلے اسے ہندی کہا جاتا تھا مگر مفتاح اللغہ کے مؤلف حافظ برخوردار نے سب سے پہلے 70-1669ء میں پنجابی کا لفظ استعمال کیا۔حضرت باوا فرید گنج شکرؒ شری گورونانک جی مہاراجؒ ،حضرت سلطان باہوؒ،شاہ شرف بٹالویؒ ،مولوی غلام رسولؒ قلعہ مسہا سنگھ،حافظ محمد بارک اللہؒ لکھو کے ضلع فیروز پور،مولوی محمد مسلمؒ ،مولوی نور احمد چشتی اور حضرت خواجہ غلام فریدؒ آف چاچڑاں شریف نے اس زبان سے اشاعت دین ،وعظ و تلقین اور عوامی تربیت و اصلاح کے لئے بہت کام کر کے اپنے اپنے وقت اور حلقہ میں زبردست انقلابی روح پھونک ڈالی۔

حضرت بابا گورونانک (وفات 7 ستمبر 1539ء) کے متعلق عہد حاضر کے ایک سکھ مؤرخ جناب ہربنس سنگھ کا بیان ہے کہ:-

''گورونانک کے حالات سب سے پہلے جنم ساکھیوں کے نام سے لکھے گئے ۔......جنم ساکھیاں پنجابی زبان میں لکھی گئیں ۔اور اس زبان میں دستیاب ہونے والے قدیم ترین نمونے میں رسم الخط گورمکھی ہے جس کے ابجد کو گورونانک نے خود تراش خراش کر اپنے شبدوں کے لئے استعمال کیا تھا''

''گورونانک سے حاصل کردہ تعلیمات اور معاصرانہ تاریخی تقاضوں کے مطابق بعد میں آنے والے گورو صاحبان کے سکھ عقیدے اور جماعتی نظام کے ارتقاء میں اہم رول ادا کیا۔مثلاً پانچویں گورو ارجن نے سکھوں کو گرنتھ صاحب کی مقدس کتاب دی......اس میں اپنے پیش رووں کے اور اپنے شبد ہی استعمال نہیں کئے بلکہ متعدد صوفیوں اور خدا رسیدہ بھگتوں کا کلام بھی شامل کیا جن میں ہندو اور مسلمان دونوں تھے۔ہندوؤں میں رامانند اور نام دیو اور مسلمانوں میں شیخ فرید شامل ہیں۔کہا جاتا ہے کہ امرتسر کے ہرمندر صاحب (گولڈن ٹمپل) کی بنیاد پانچویں گورو ارجن کی درخواست پر مشہور مسلمان درویش میاں میر نے رکھی تھی۔

(گورونانک صفحہ 10 و 326 مصنف ہربنس سنگھ ناشر نگارشات میاں چیمبرز 3 ٹمپل روڈ لاہور سال اشاعت 2002ء)

حضرت بانیٔ سلسلہ پر پنجابی الہام

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی اگرچہ فارسی النسل تھے مگر آپ کی پیدائش اور وفات پنجاب ہی میں ہوئی۔اللہ جل شانہ نے آپ کو صرف عربی اردو اور انگریزی میں ہی مخاطب نہیں فرمایا بلکہ آپ پر پنجابی زبان میں بھی پانچ حقیقت افروز الہام نازل فرمائے۔مثلاً:-

جے تو میرا ہور ہیں سب جگ تیرا ہو
عشق الٰہی وسّے منہ پر ولیاں ایہہ نشانی

آپ کو وفات سے ایک سال قبل عالم رؤیا میں یہ خبر بھی دی گئی کہ پنجاب کے دو پل ٹوٹ جائیں گے۔یعنی یہ صوبہ دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

(خواب 9 فروری 1907ء مطبوعہ بدر قادیان 14 فروری 1907ء صفحہ 3 الحکم قادیان 17 فروری 1907ء صفحہ 1)

حضرت اقدس نے 24 اکتوبر 1905ء دہلی کے شہرہ آفاق بزرگ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد کے مزار پر دعا سے قبل حضرت سیٹھ عبدالرحمن صاحب مدراسی کو مخاطب کر کے فرمایا:-

''پنجاب میں بڑی سعادت ہے ہزارہا لوگ سلسلہ حقہ میں شامل ہوتے چلے جاتے ہیں۔پنجاب کی زمین بہت نرم ہے اور اس میں خدا پرستی ہے۔طعن و تشنیع کو برداشت کرتے ہیں۔''

(اخبار بدر قادیان 31 اکتوبر 1905ء صفحہ 3-1)

سلسلہ احمدیہ کے پنجابی شعراء کا زندہ جاوید کارنامہ

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر (بانی افریقہ مشن) کی روایت ہے کہ:-

''حضرت مسیح موعود علیہ [illegible] نے ایک دفعہ فرمایا پنجابیوں نے ہر رنگ [illegible] کا حق ادا کر دیا ہے''

(الفضل قادیان 25 اپریل 1933ء صفحہ 6)

حضور علیہ السلام کا اشارہ دراصل پنجابی کے ان بزرگ احمدی شعراء کی طرف تھا جنہوں نے نہ صرف حضور کی زندگی میں بلکہ وصال مبارک کے بعد بھی زندگی کے آخری سانس تک پنجابی کلام کے ذریعہ حق و صداقت کی منادی جاری رکھی۔جیسا کہ آگے چل کر یہ حقیقت پوری طرح نکھر کر سامنے آجائے گی۔

5 نومبر 1902ء کا واقعہ ہے کہ ''بعد نماز مغرب مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی نے ایک پنجابی نظم سنانے کی درخواست کی جس میں انہوں نے الفاظ بیعت اور شرائط بیعت کو منظوم کیا ہوا تھا جب وہ سنا چکے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا پنجابی نظموں کا ایک مجموعہ تیار کر کے چھاپا جاوے اور گاؤں بہ گاؤں لوگوں کو سناتے پھریں تا کہ خلق خدا کو ہدایت ہو تو یہ بہت مفید ہو'' (البدر قادیان 14 نومبر 1902ء)

ازاں بعد 14 نومبر 1902ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب حضرت اقدس حسب معمول شہ نشین پر جلوہ گر ہوئے۔مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی نے رخصت طلب کی اور عرض کیا میں جا کر صرف چند روز گھر پر رہوں گا پھر دہ بدہ پھر کر پنجابی نظم کے پیرایہ میں حضور کے سلسلہ کی تبلیغ اور اتمام حجت کروں گا۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ بہت عمدہ کام ہے اور اس زمانہ کا یہی جہاد ہے جو لوگ پنجابی سمجھتے ہیں آپ ان کے لئے بہت مفید کام کرتے ہیں'' (البدر قادیان 21 نومبر 1902ء)

دربار مہدی میں پنجابی نظمیں سنانے والے بزرگ

حضرت مولوی محمد علی صاحب کامو کے ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے آپ کی دو کتابیں احمدی کامن اور وفات مسیح خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔دونوں 1902ء میں ہی منظر عام پر آگئیں ۔اول الذکر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے مطبع انوار احمدیہ سے اور ثانی الذکر حضرت حکیم فضل الدین صاحب نے مطبع ضیاء الاسلام سے چھپوائیں۔

آپ کے علاوہ جن بزرگوں کو مامور الزماں مسیح وقت حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے دربار عام میں پنجابی اشعار سنانے اور دعائیں لینے کے زرّیں اور تاریخی مواقع میسر آئے ان میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی (وفات 15 دسمبر 1963ء) حضرت مرزا محمد اسمٰعیل صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ (وفات 24 مارچ 1924ء) اور مخلص اصحاب خاص بھی تھے۔

اول:: حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے 1899ء میں اپنی مشہور سی حرفی در مدح حضرت مسیح موعودؑ کے حضور نذرانہ عقیدت کی جسے سید عبدالحی عرب کی فرمائش پر جولائی 1906ء میں مطبع انوار احمدیہ قادیان سے گلدستہ احمدی کے نام پر شائع کیا گیا ۔آپ فرماتے ہیں:-

یہ وہ سی حرفی ہے جس کو مؤلف نے عین دربار شاہی حضرت مسیح الزمان میں 1899ء کو شام کے وقت باواز بلند پڑھ کر سنایا جس سے تمام حاضرین یعنی حضرت اقدس امام احمد القادیانی و حضرت مولوی نورالدین و مولوی عبدالکریم وغیرہم اصحاب ،سب صاحبان محظوظ ہوئے۔اور بعد اختتام سینے فقیر کے حق میں دعائے خیر فرمائی اور یہ سی حرفی حسب ارشاد مفتی محمد صادق صاحب تصنیف کی گئی اور دارالامان قادیان میں ہی تالیف بھی ہوئی فللہ الحمد علی تالیفہ''

''گلدستہ احمدی'' کے علاوہ ایک اور پنجابی سی حرفی جام وحدت بھی آپ کے قلم سے نکلی آپ فرماتے ہیں ''اس زمانہ میں ضلع گجرات کے اندر اس کی بہت دھوم تھی'' (حیات قدسی بار دوم حاشیہ صفحہ 22 طابع و ناشر حکیم محمد عبد لطیف صاحب شاہد نمبر 14 مین بازار گوالمنڈی لاہور)

حضرت مولانا راجیکی صاحب مزید تحریر فرماتے ہیں:-

''سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک میں جب میں اپنے سسرال موضع پیر کوٹ آیا تو یہاں آکر میں نے برادرم حکیم محمد حیات صاحب کی فرمائش پر ایک پنجابی نظم (جھوک مہدی والی) کے نام سے لکھی۔چونکہ اس جھوک میں حضور علیہ السلام کی صداقت کے دلائل و براہین کے علاوہ میں نے جذبات عقیدت کا اظہار بھی کیا تھا اس لئے یہ جھوک بہت پسند کی گئی اور شائع ہونے کے بعد بعض لوگوں کی ہدایت کا موجب ہوئی اور پنجاب کے اکثر دیہاتی احمدیوں میں اسے اتنی قبولیت حاصل ہوئی کہ آج تک شاید بیسیوں مرتبہ شائع ہو چکی ہے...

مزید براں اس جھوک کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن دنوں ایک مقدمہ کی وجہ سے گورداسپور تشریف فرما تھے تو میری بیوی کے بھائی میاں عبداللہ خان صاحب نے اسے حضور کی خدمت عالیہ میں پڑھ کر سنایا تھا علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بھی اسے سن کر پسند فرمایا تھا''

(حیات قدسی جلد دوم صفحہ 93 ناشر سیٹھ علی محمد اے الہ دین ایم اے سکندر آباد دکن یکم ستمبر 1951)

حضرت مصلح موعود کی خدمت اقدس میں بھی آپ نے مسجد مبارک قادیان میں اپنا شعری کلام ''آگیا ہادی امتاں دا'' سنایا جس کے نتیجہ میں حضور کی توجہ سے آپ پر آٹھ دن تک ایک خاص وجدانی کفیت طاری رہی (حیات قدسی حصہ چہارم صفحہ 104)

دوم :: حضرت مرزا محمد اسمٰعیل صاحب آف ترگڑی ضلع گوجرانوالہ نے جون 1903ء (مطابق ربیع الاول 1321ھ) اپنی مشہور عالم نظم ''چٹھی مسیح تے اس دا جواب'' اپنے مقدس امام ہمام مسیح الزمان کی مجلس میں پیش کر کے زبردست خراج تحسین حاصل کیا ۔24 مارچ 1924 کو آپ کی وفات ہوئی۔حضرت سید محمد علی شاہ صاحب انسپکٹر نظارت بیت المال قادیان کی یہ شہادت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اپریل 1939ء میں سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 39 پر سپرد قرطاس فرمائی۔

''جب میں ابتداء میں حضور کی بیعت کے لئے قادیان آیا تو......نماز کے بعد بیعت کا وقت آیا ......مجھے سب سے پہلے موقعہ ملا اس کے بعد کئی لوگوں نے اپنی نظمیں سنائیں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ساکن ترگڑی نے بھی اپنی پنجابی نظم چٹھی مسیح اور اس کا جواب سنایا جسے سن کر حضرت مسیح موعودؑ اور خدام خوب ہنسے اور فرمایا اسے شائع کر دو''

چنانچہ حضرت اقدس کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں آپ نے اس کا پہلا ایڈیشن مطبع اسلامیہ سٹیم پریس لاہور سے سات سو کی تعداد میں چھپوا کر شائع کر دیا۔ اور اس کے آخر میں اشتہار بھی دیا کہ

''مصنف ... کے علاوہ چٹھی مذکور گجرانوالہ بازار چوک دکان غلام رسول درزی احمدی اور قادیان میں میاں کرم الٰہی صاحب سنگ ساز سے بقیمت نقد مل سکتی ہے۔''

یہ نظم بڑے سائز کے 24 صفحات پر محیط تھی۔ (حضرت میاں کرم علی صاحب کا انتقال 14 دسمبر 1952ء کو ہوا)

عہد مسیح موعود علیہ السلام میں پنجابی کلام کی اشاعت کرنے والے خوش نصیب

ان تین عالی قدر بزرگوں کے علاوہ حضرت اقدس کے مبارک زمانہ میں مندرجہ ذیل مشہور مریدوں کو اپنی پنجابی نظموں کی اشاعت کا شرف حاصل ہوا۔

1896ء

حضرت مولوی فیض احمد صاحب دیکسی نیز ضلع جہلم ساکن لنگیانوالی ضلع گوجرانوالہ وزیر آباد (کتاب یاجوج ماجوج مطبع سراج المطابع جہلم)

1903ء

حضرت مولوی فتح الدین دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور متوفی 27 جولائی 1920ء (کتاب ''چمکار حق - آیات رحمانی'') طبع دوم مطبع ضیاء الاسلام قادیان) حضرت حکیم دین محمد صاحب راہوں ضلع جالندھر کے بیان کے مطابق آپ نے بھی اپنا کلام دربار مہدی میں سنایا تھا (رجسٹر روایات جلد 13 صفحہ 59)

حضرت میاں محمد اسماعیل صاحب ساکن موضع بھڈال ضلع وتحصیل سیالکوٹ (کتاب سچ بیان حصہ اول و دوم پہلا حصہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں اور دوسرا مفید عام پریس سیالکوٹ میں چھپا)

1905ء

حضرت میاں محمد اسماعیل صاحب کے قلم سے اندر پریس سیالکوٹ سے 20 اگست 1905ء کو ''نشانات احمدی - نشانات محمدی'' اور 4 ستمبر 1905ء کو رسالہ ''صدقے جاواں'' زیور طبع سے آراستہ ہوا۔

بعض قرائن کے مطابق اسی سال حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کے وصال 11 اکتوبر 1905ء سے قبل حضرت شیخ نور احمد صاحب کے مطبع ریاض ہند امرتسر سے رسالہ ''عاقبۃ المکذبین'' چھپ کر شائع ہوا جس کے مؤلف خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مبشر بلاد عربیہ و انگلستان کے تایا ''حضرت شیخ محمد جمال الدین صاحب احمدی ساکن موضع سیکھواں ضلع گورداسپور تھے''۔ یہ پنجابی اشعار پر مشتمل رسالہ ایک شخص عبدالستار ساکن موضع سوہل کے جواب میں سپرد قلم ہوا تھا آپ نے چالیس برس کی عمر میں 5 دسمبر 1926ء کو وفات پائی۔

1906ء

دسمبر 1906ء میں اسلامیہ سٹیم پریس لاہور سے وفات مسیح اور حقانیت احمدیت پر لاہور کے مشہور شاعر حضرت بابا میاں ہدایت اللہ صاحب مصنف پنجابی سی حرفیاں کا رسالہ ''البرہان الصریح فی تائید المسیح'' اشاعت پذیر ہوا ناشر آپ کے فرزند ماسٹر ولی اللہ تھے۔

حضرت بابا صاحب مولانا شیخ عبدالقادر صاحب (سوداگر مل) مرحوم کی تحقیق کے مطابق 26 جولائی 1833ء میں پیدا ہوئے 1900 یا 1901ء میں مسیح الزمان کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ اور 12 جنوری 1929ء کو وفات پائی اور اپنے مولد لاہور ہی میں سپرد خاک ہوئے۔ حضرت بابو غلام محمد صاحب فورمین لاہور کا بیان ہے کہ حضرت مسیح موعود نے حضرت مولوی غلام حسین متولی گمٹی والی مسجد لاہور اور آپ کی نسبت ارشاد فرمایا ان کی وصیت کی کیا ضرورت ہے یہ تو مجسم وصیت ہیں۔ (لاہور تاریخ احمدیت صفحہ 269 طبع اول 20 فروری 1966ء روایات رجسٹر نمبر 9 صفحہ 166)

حضرت سید محمود عالم صاحب بہاری کی روایت ہے کہ حضرت اقدس نے ایک بار ان دونوں اکابر سلسلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ''عام طور پر انبیاء کے ماننے والے ان سے کم عمر کے لوگ ہوتے ہیں ...... مگر یہ دونوں ایسے ہیں جو بڑے اور بوڑھے ہو کر ایمان لائے ہیں''۔ (رجسٹر روایات نمبر 4 صفحہ 42)

پنجابی سکالر جناب مولا بخش صاحب کشتہ امرتسری نے اپنی کتاب ''پنجابی شاعراں دا تذکرہ'' احمدی شعراء حضرت مولوی فیروز الدین فیروز ڈسکوی (متوفی مارچ 1907 بحوالہ بدر قادیان 13 جولائی 1907ء صفحہ 3) اور حضرت مولوی حاجی محمد دلپذیر صاحب بھیروی (وفات 18 جون 1945ء) کے علاوہ حضرت بابا میاں ہدایت اللہ صاحب گلی چابک سواراں کا خصوصی طور پر ذکر کیا ہے۔ اور ان کے پنجابی کلام کے نمونے لکھ کر تسلیم کیا ہے کہ آپ کی سی حرفیاں ملک میں بہت مقبول عام وخاص ہیں۔ نیز بتایا ہے کہ آپ کے استاد حافظ ولی اللہ جن تھے اور آپ کے حلقہ شاگردوں میں بھائی لاہورا سنگھ مصنف ہیر لاہورا سنگھ اور میاں رحیم بخش مصنف ''مجموعہ رحیم یار'' بہت مشہور ہیں۔ (صفحہ 218 طبع اول جنوری 1960ء ٹمپل روڈ لاہور)

1907ء

حضرت قاضی ظہور الدین صاحب اکمل گولیکی نے حضرت مسیح موعودؑ کے عہد مبارک میں جہاں اردو لٹریچر میں عمدہ اضافہ کیا وہاں آپ کا منظوم پنجابی رسالہ ''احمدی طریقہ'' کے نام سے 1907ء (مطابق 1325ھ) میں بدر پریس قادیان سے چھپا۔ حضرت قاضی صاحب کا انتقال خلافت ثالثہ کے دور میں 27 ستمبر 1966ء کو ہوا۔

خلفاء احمدیت کے زمانہ میں صحابہؓ کے پنجابی لٹریچر کی وسیع اشاعت

اب ان مشاہیر احمدیت کا تذکرہ کیا جاتا ہے جنہوں نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کی مگر ان کے پنجابی کلام کی وسیع پیمانہ پر اشاعت خلفائے احمدیت کے تاریخ ساز عہد میں ہوئی!

1)...... حضرت منشی جھنڈے خاں صاحب (وفات 27 مارچ 1929ء)

2)...... حضرت حافظ محمد امین صاحب تاجر کتب جہلم (وفات دسمبر 1942ء)

3)...... حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی (ولادت 1854 وفات 28 جون 1944)

4)...... حضرت مولوی حاجی محمد دلپذیر صاحب بھیروی (وفات 18 جون 1945ء)

5)...... حضرت ڈاکٹر منظور احمد صاحب ابن حضرت مولوی محمد دلپذیر صاحب (ولادت 1896 زیارت 1908ء وفات 18 اکتوبر 1953ء)

6)...... حضرت ماسٹر چوہدری محمد علی صاحب اشرف ہیڈ ماسٹر احمدیہ انگریزی مڈل سکول ساکن بیرم پور ضلع ہوشیار پور (وفات 16 جون 1970ء)

7)...... حضرت میاں نور محمد صاحب امرتسری والد مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ احمدیت بلاد عربیہ افریقہ وفجی وغیرہ (وفات 25 مئی 1976ء)

زمرۂ تابعین کے پہلے طبقہ کے بعض شعراء... (متحدہ ہندوستان میں)...

1)...... مولوی قمر الدین صاحب امیر وسیکرٹری انجمن احمدیہ شکار ضلع گورداسپور (مصنف نظارہ امرتسری وغیرہ)

2)...... ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم مدرس ہائی سکول قادیان (مصنف بگڑی بن گئی مع سی حرفی وغیرہ)

3)...... منشی عطاء اللہ صاحب ملکپوری کاتب سرگودھا شاگرد حضرت مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی خوش نویس منشی محکمہ نہر (مصنف ''پہچان مہدی'' وغیرہ)

4)...... مولوی عبد العزیز صاحب احمدی معمار ساکن ہردوروال تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور (مصنف ریل نامہ قادیان - نصرت ربانی و فیصلہ رحمانی و مہدی دی دھماں وغیرہ)

ضمناً یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ خلافت ثانیہ میں 1945 تک احمدی شعراء کے لٹریچر کی زیادہ اور وسیع اشاعت کا سہرا بدوملہی کے ایک نہایت سادہ طبع متوکل اور بے نفس بزرگ مولوی محمد عنایت اللہ صاحب تاجر کتب و مالک نصیر ایجنسی قادیان کے سر ہے۔ جو اپنی وفات (5 اگست 1945) تک اس قلمی جہاد میں سرفروشانہ طور پر سرگرم عمل رہے آپ نے قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ابتدائی سال ہجرت کر کے مستقل رہائش اختیار کر لی۔ ان کی شادی نہیں ہوئی وصیت کے مطابق ان کا ترکہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ملا (الفضل 20 اگست 1945ء صفحہ 6 از قلم حضرت قاضی ظہور الدین صاحب اکمل)

5)...... جناب میاں شیخ محمد الدین صاحب عادل قوم لنگاہ اور حمہ شیخاں متصل تخت ہزارہ رانجھا ضلع سرگودھا۔ الفضل 25 اپریل 1933ء صفحہ 6 میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی مجلس عرفان 18 اپریل 1933ء بعد نماز عصر کی رپورٹ میں لکھا ہے کہ:-

''جماعت احمدیہ اور حمہ ضلع شاہ پور کے ایک نوجوان محمد دین صاحب نے اپنے علاقہ کی زبان میں خود بنائے ہوئے ڈھولے سنائے اور عرض کیا ہمارے علاقہ کے لوگ یہ ڈھولے بہت دلچسپی سے سنتے ہیں اور تبلیغ احمدیت میں ان سے بہت مدد مل رہی ہے''

جناب عادل صاحب مرحوم نے ''جٹ نچھہ'' کے نام سے اپنے ڈھولے خود شائع کئے اور اس کی اشاعت میں حضرت میاں محمد مراد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ پنڈی بھٹیاں اور حضرت حکیم غلام مرتضیٰ میانی ضلع شاہ پور نے نمایاں حصہ لیا اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن میرے چچا جناب میاں عبدالعظیم صاحب جلد ساز و تاجر کتب پروپرائٹر احمدیہ بک ڈپو قادیان دار الامان (متوفی یکم اپریل 1991ء) نے شائع کی علاوہ ازیں ان کے تبلیغی ڈھولے نمبر 2-3-4 بھی چھپوا دیئے جیسا کہ آپ کی مرتبہ فہرست کتب (واذا الصحف نشرت) صفحہ 44 سے پتہ چلتا ہے۔

دوسرے طبقہ کے دو نامور شعراء (تقسیم ہند کے بعد)

1)...... جناب حامد شاہ صاحب:: آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیبہ کے روح پرور واقعات ''گلزار احمد'' کے نام سے دلکش پنجابی میں نظم کئے۔ جو ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے تین حصوں میں شائع ہوئے۔ اس پیاری کتاب کے کاتب و ناشر قریشی محمد اسماعیل صاحب مرحوم خوشنویس محلہ دار الیمن ربوہ تھے۔

2)...... جناب کریم بخش صاحب بیوس کملہ سابق ممبر یونین کونسل جھوک اترا ضلع ڈیرہ غازی خان :: آپ خدا کے فضل سے بقید حیات ہیں۔ آپ کو یہ اعزاز وافتخار بھی حاصل ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر آپ نے جلسہ سالانہ انگلستان میں شرکت کی سعادت حاصل کی اور حضور کی مبارک خواہش پر اسیران راہ مولیٰ سے متعلق نہایت وجد آفریں لہجہ میں ملتانی پنجابی میں اپنا کلام سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

آپ کی دلکش نظموں کا پہلا مجموعہ ''ندائے احمدی'' کے نام سے سید الیکٹرک پریس ملتان سے چھپا اور اس کے تمام تر اخراجات ہمارے محبوب آقا نے (جو ان دنوں ناظم ارشاد وقف جدید کے فرائض انجام دے رہے تھے) مہیا فرمائے اور کتاب کے پیش لفظ میں بطور خاص یہ تذکرہ موجود ہے نیز یہ بھی لکھا کہ ''کریم بخش بے وس کملہ جن کی نظموں کا مختصر مجموعہ اس وقت شائع ہو رہا ہے بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خان کا ایک بظاہر ان پڑھ اور ناخواندہ نوجوان ہے اور رواجی تعلیم سے بالکل محروم ہے...... اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اسے دل اور دماغ کی فطری صلاحیتوں سے نوازا ہے ...... ملتانی زبان کی یہ نظمیں جب وہ اپنی مخصوص لے میں جلسوں اور اجتماعوں میں سناتا ہے تو اس کے فنی

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

﴿کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا﴾

ایٹم بم ۔ ہائیڈروجن بم

پروفیسر طاہر احمد نسیم

خدائے حکیم وقدیر نے اس کارخانہ قدرت میں بظاہر نہایت معمولی اور عام سی نظر آنے والی چیزوں میں ایسے ایسے پوشیدہ قوانین قدرت رکھ چھوڑے ہیں اور ایسی ایسی طاقتیں پنہاں کر دی ہیں کہ اپنے وقت پر جب وہ طاقتیں دریافت ہوتی ہیں تو انسان دنگ رہ جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی عمیق در عمیق تخلیق پر عش عش کر اٹھتا ہے۔ حیوانات کی دنیا میں جھانک کر دیکھیں تو بظاہر عقل وفہم سے عاری حیوانات، پرند اور خشکی اور پانی کے جانور اور کسی بھی ایک جانور کے جسم کے اعضا ایسے ایسے کارنامے سرانجام دیتے نظر آتے ہیں کہ عقل حیران اور ششدرہ رہ جاتی ہے۔ مختلف جانوروں بلکہ پودوں تک کے بعض ایسے اعضا جو فالتو نظر آتے ہیں یا دوسرے انہیں کی جنس کے جانوروں اور پودوں سے مختلف نظر آتے ہیں۔ جب ان جانوروں کو انہی اعضا کو استعمال کرتے دیکھتے ہیں تو ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتے ہیں کہ اس جانور کے حالات کے لحاظ سے یہی عضو اور اسکا یہی ڈیزائین ہی بہترین تھا اور یہ کہ اس سے بہتر کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہ کہ اس جانور کو اس مخصوص عضو کو استعمال کرنے کا سلیقہ بھی قدرت نے کس درجہ اعلیٰ پیانے کا عطا فرمایا ہے۔ جوں جوں اس عالم رنگ وبو کی پنہائیوں میں جھانکتے ہیں تو نئی سے نئی پیچیدہ تر تخلیق سامنے آتی ہے اور نئے سے نئے راز افشا ہوتے ہیں۔ اور آگے اس سے اور زیادہ عمیق قوانین قدرت کام کرتے نظر آتے ہیں جن کی کنہ تک پہنچنا محال معلوم ہوتا ہے۔ سقراط نے اپنے بارے میں سچ ہی کہا تھا کہ: ''میرے تمام تر علم کا نچوڑ یہ ہے کہ مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔'' دنیا میں جتنے بھی ذی شعور حکماء گزرے ہیں ان سب نے اپنی تمام تر کاوشوں اور علم وحکمت کے سمندر میں غوطہ زنی کے بعد یہی نتیجہ نکالا کہ ''میرے سامنے علم وحکمت کا سمندر موجزن ہے اور میں اس کے کنارے پر کھڑا کچھ سیپیاں چن رہا ہوں جو سمندر نے خود ہی باہر پھینک دی ہیں'' سر الیگزینڈر فلیمنگ (Sir Alexander Fleming) کی پینسلین کی دریافت نے جب دنیائے طب میں تہلکہ مچا دیا اور لوگ اسے دعوتوں اور جلسوں میں بڑی عقیدت سے بلانے لگے کہ وہ ان سے خطاب کرے اور اس کی تعریف میں رطب اللسان ہونے لگے تو وہ انکساری سے یہی کہتا تھا ''مجھے نہیں معلوم لوگ مجھے اتنی عزت کیوں دیتے ہیں میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔ قدرت پینسلین بناتی ہے۔ میں نے تو بس اسے پڑا ہوا پایا''۔ اور حقیقت بھی یہی تھی۔ اس کی لیبارٹری میں کہیں سے ڈبل روٹی کا ایک چھوٹا سا ذرہ اڑ کر اس کی تجربہ کرنے والی شیشے کی پلیٹ پر گر گیا تھا جس کا اسے بھی پتا نہیں چلا تھا۔ اور کچھ دن کے بعد اس ذرے کے گرد جو کائی اُگی اس نے جراثیم کو جو اس پلیٹ میں تجربہ کیلئے رکھے ہوئے تھے مارنا شروع کر دیا اور یوں فلیمنگ کو اس ''دوائی'' کا پتا چلا جس کو اس نے پینسلین کا نام دے دیا۔ ایک ماہر سرجن کو جو ہڈیوں کا سپیشلسٹ تھا ایک مریض نے جس کی ٹوٹی ہوئی ٹانگ کی ہڈی کو اس نے جوڑا تھا جب عقیدت اور شکریہ کے ساتھ جھک کر آداب کرنا چاہا تو اس نے کمال عاجزی سے کہا'' بھئی ڈاکٹر تو ہڈی جوڑنے میں کوئی کردار ادا نہیں کرتا۔ آپ کا جسم خود ہی ہڈی کو آپس میں جوڑتا ہے۔ ڈاکٹر تو بس ہڈی کے ٹکڑوں کو سیدھا ملا دیتا ہے تاکہ سیدھا جڑے۔'' کسی لٹکے ہوئے کاغذ پر اوپر سے ہوا پڑنے کے نتیجہ میں کاغذ کو اوپر اٹھتا ہوا پا کر ایک سائینس دان حیران ہوتا ہے کہ اوپر سے پڑنے والی ہوا کے دباؤ سے کاغذ کو نیچے کو جھکنا چاہئے تھا یہ اوپر کیوں اٹھ رہا ہے؟ اور یوں اس کا تجسس ایک نیا قانون قدرت دریافت کر لیتا ہے کہ اوپر سے ہوا کی رفتار تیز ہونے سے کاغذ کی سطح پر ہوا کا دباؤ کم ہو گیا ہے لہٰذا نچلی سطح کا زیادہ دباؤ اسے اوپر اٹھا رہا ہے۔ لیجئے ہوائی جہاز کے ہوا میں اڑنے کا قانون قدرت دریافت ہو گیا! اور پھر ہوائی جہاز کی کتنی قسمیں اور کتنی تیز رفتار قسمیں دریافت ہو گئیں! کسی ٹھوس چیز کے ایک طرف سے گیس، ہوا یا مائع کا اخراج اسی رفتار کی نسبت سے اس چیز کو اس کی برعکس سمت میں دھکیل دیتا ہے۔ اس اصول کا دریافت ہونا تھا کہ انسان نے راکٹ بنائے اور چاند اور کروڑوں میل دور مریخ تک جا پہنچا! دو چیزوں کو رگڑنے سے برقی طاقت پیدا ہوتی ہے کا اصول دریافت ہوا اور زندگی میں انقلاب برپا ہو گیا۔ دھاتیں کم وبیش درجہ حرارت پر پھیلتی اور سکڑتی ہیں کا اصول دریافت ہوا اور دو مختلف دھاتوں کے ٹکڑوں کو آپس میں ویلڈ Weld کر کے ان کو گرم کیا گیا تو جس طرف کی دھات جلد پھیلتی تھی وہ ٹکڑا اُدھر کی طرف سے مخالف سمت میں ٹیڑھا ہو گیا۔ لیجئے تھرمو سٹیٹ سوئچ (Thermostate Switch) ایجاد ہو گیا جو فریج، ائرکنڈیشنر، گاڑیوں غرضیکہ ہر آٹو میٹک مشینری کی روح رواں بن گیا۔ الغرض دیکھنے میں بالکل روزمرہ کی سادہ سی چیز اور اس کے اندر ایسے ایسے قوانین قدرت پنہاں ہیں کہ ان کے معلوم ہو جانے کے بعد انقلاب آفریں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اور ابھی جو قوانین معلوم ہو چکے ہیں انکی تعداد ان قوانین قدرت کے مقابل پر آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں جو ہنوز معلوم ہونے باقی ہیں۔ ہر شعبہ زندگی میں انسان نئی نئی دریافتیں کرتا چلا جا رہا ہے اور ایک سے ایک بڑھ کر نئی چیز سامنے آتی ہے۔ انہی دریافتوں میں سے ایک بہت بڑی دریافت یہ بھی ہے کہ جب مادے کو فنا کر دیا جائے تو وہ توانائی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جس طرح کسی برتن میں گیس کو سٹور کرنا ہو تو وہ گیس بہت زیادہ جگہ لے گی اور بہت پریشر پیدا کرے گی۔ لیکن اگر اسی گیس کو مائع میں تبدیل کر دیا جائے تو وہ بہت کم جگہ میں سما جائیگی جیسے فریج وغیرہ میں مائع گیس بھری جاتی ہے اسی طرح اس اصول کے برعکس اگر مادے کی تھوڑی سی مقدار کو فنا کر دیا جائے تو وہ بہت زبردست توانائی میں تبدیل ہو جائے گا۔ بس یہی ہے ایٹمی توانائی کا اصول جس کی بنیاد پر ایٹم بم، ہائی ڈروجن بم اور ایٹمی بجلی گھر وغیرہ معرض وجود میں آئے ہیں۔

ایٹمی توانائی کیسے پیدا ہوتی ہے؟

مادے کو اگر چھوٹے سے چھوٹے ٹکڑے میں تقسیم کرنا شروع کریں تو ایک وقت وہ آجائے گا جب وہ اتنا چھوٹا ذرہ رہ جائے گا کہ اسے مزید تقسیم نہیں کیا جا سکتا اس ذرے کو ایٹم کہتے ہیں۔ اس ذرے کا مرکز نیوکلیس (Nucleus) کہلاتا ہے جس میں نیوٹران (Neutron) اور الیکٹران (Electron) بہت زبردست قوت کے ساتھ گردش کرتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں۔ اگر کسی طرح ان کو آپس میں علیحدہ کر دیا جائے تو جتنا حصہ مادے کے نیوٹران اور الیکٹران علیحدہ ہوں گے وہ حصہ توانائی میں تبدیل ہو جائے گا۔ اس عمل کو Fission کا نام دیا گیا ہے۔ عام طور سے Fission کیلئے دو طریقے استعمال ہوتے ہیں۔ Gun Type Fission گن ٹائپ فشن۔ ایک لوہے کی نالی میں جو بندوق یا توپ کی نالی سے مشابہ ہوتی ہے یورینیم کا وہ ٹکرا جس کی Fission کرنا مطلوب ہو ایک سرے پر رکھ دیا جاتا ہے اور اس سے کچھ فاصلہ پر ایک اور ٹکڑا رکھ دیا جاتا ہے۔ نالی کے آخر پر بارود بھر کر اس نالی کو دونوں طرف سے بند کر دیا جاتا ہے اور جب اس نالی کا گھوڑا دباتے ہیں تو بارود پھٹ کر پہلے ٹکڑے کو بڑے زور کے ساتھ دوسرے ٹکڑے میں دھکیلتا ہے۔ اس عمل سے نیوٹران مرکز کو پھاڑتا ہے جس سے Fission کا عمل شروع ہو کر بے پناہ توانائی خارج ہوتی ہے اور ساتھ ہی دو یا تین اور نیوٹران آزاد ہو کر آگے یہی عمل کرتے ہیں اور پھر اور نیوٹران آزاد ہو کر مزید مرکزوں کو پھاڑتے ہیں اس عمل کو Chain Reaction کہتے ہیں۔ اس سے بے پناہ توانائی حاصل ہوتی ہے جو حرارت اور روشنی پر مشتمل ہوتی ہے۔ دوسرا طریقہ Implosion Type کہلاتا ہے اس میں مادے کو ایک گیند کی صورت میں رکھ کر اس کے چاروں طرف بارود بھر دیتے ہیں جب بارود کو چلایا جاتا ہے تو وہ چاروں طرف سے گیند کو اندر کی طرف دھکیلتا ہے اس عمل کے بعد اس مادے کا وزن کم ہو جاتا ہے اور جتنا مادہ ختم ہوتا ہے اسی قدر وہ توانائی میں تبدیل ہوتا ہے۔ ان دونوں طریقوں میں اصل مقصد Sub-Critical مادے کو Super Critical مادے میں تبدیل کرنا ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں بہت تھوڑا مادہ ختم ہو کر بے پناہ توانائی پیدا ہوتی ہے۔ اندازہ لگائیں کہ کوئلے یا پیٹرول میں کاربن کا ایک ایٹم جلنے سے 3 Electron Volt توانائی پیدا ہوتی ہے جبکہ یورینیم کے ایک مرکز کے Fission کے نتیجہ میں 20 کروڑ الیکٹران وولٹ توانائی پیدا ہوتی ہے (یعنی ایک ایٹم کے تباہ ہونے کے نتیجہ میں)

ایٹم بم

دوسرے طریقہ سے یوں سمجھ لیں کہ جاپان کے شہروں ہیروشیما اور ناگاسا کی پر گرائے جانے والے پرانے اور کم طاقت والے ایٹم بم 12000 ٹن بارود کی طاقت والے تھے (صرف ایک ہزار پونڈ بارود کا بم دریا کے پل کو تباہ کر سکتا ہے) اس زمانہ میں ایٹم بم کی طاقت کا اندازہ لگانے والا پیمانہ کلوٹن تھا۔ کلو کا مطلب ہے ایک ہزار۔ یعنی یوں حساب کیا جاتا تھا کہ فلاں ایٹم بم کتنے ہزار ٹن بارود کے برابر کا ہے۔ آج کل اس میدان میں دنیا نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ اب میگاٹن کے حساب سے طاقت کا اندازہ کیا جاتا ہے اور ایک میگاٹن کا مطلب ہے دس لاکھ ٹن۔ آج کل بیس میگاٹن کے ایٹم بم عام طاقت کے سمجھے جاتے ہیں۔ ہیروشیما پر گرنے والے کمزور ایٹم بم نے ایک لاکھ انسان موت کے منہ میں دھکیل دیے اور سارا شہر کھنڈر بن گیا تو آج کل کے بم کیا کچھ کر سکتے ہیں؟ اور یہ تو ہے ابھی ایٹم بم کی داستان۔ ہائی ڈروجن بم اس سے بھی ایک قدم آگے ہے۔ بم میں جو یورینیم یا پلوٹونیم استعمال ہوتا ہے اس کی بہت تھوڑی مقدار توانائی میں تبدیل ہوتی ہے کیونکہ کچھ عرصہ بعد Chain Reaction ختم ہو جاتا ہے۔ اگر کسی طریقہ سے وہ تمام یورینیم توانائی میں تبدیل کیا جا سکے تو اس کا اندازہ خود کر لیں۔

ہائی ڈروجن بم

ہائی ڈروجن بم ایٹم بم سے کہیں زیادہ طاقتور ہوتا ہے اس کا اصول ایٹم بم کے بالکل برعکس ہے ایٹم بم میں تو مرکز Nucleus کو پھاڑ کر توانائی پیدا کی جاتی ہے ہائی ڈروجن بم میں دو مرکزوں کو ملا کر ایک بنایا جاتا ہے۔ اس نئے مرکز کا وزن پہلے دو مراکز کے مقابلہ پر کم ہوتا ہے۔ اس طرح سے تباہ ہونے والا مادہ توانائی میں تبدیل ہو جاتا ہے ایٹم بم Fission کے اصول پر کام کرتا ہے جبکہ ہائی ڈروجن بم میں Fusion ہوتا ہے۔ اسے تھرمونیوکلیئر بم کہا جاتا ہے۔ سورج میں بے پناہ حرارت اور روشنی اسی Fusion کے عمل سے ہو رہی ہے اور Fusion کا عمل پیدا کرنے کیلئے پہلے بے انتہاء حرارت پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ حرارت بھی بارود کے دھماکہ سے ہی پیدا کی جاتی ہے جس کے نتیجہ میں Fusion پیدا ہوتا ہے اور سورج کے برابر کی حرارت اور روشنی زمین پر پیدا ہو جاتی ہے جو ڈیڑھ کروڑ ڈگری سینٹی گریڈ ہے اس قدر حرارت اور

توانائی کے یکدم بے لگام آزاد ہونے سے جو تباہی پیدا ہو سکتی ہے اس کا نقشہ کچھ یوں ہے:

ایٹم بم کے اثرات

ایٹم بم کا دھماکہ ہوتے ہی آگ اور موت کا بہت بڑا گولہ چھتری کی شکل میں نمودار ہوتا ہے جو گرد و غبار اور شدید گرم گیسوں پر مشتمل ہوتا ہے جن کا دباؤ ناقابل بیان ہے ایک سیکنڈ کے کچھ حصے کے اندر اندر شاک ویوز Shock Waves پیدا ہو کر ایک دیوار کی صورت میں چاروں طرف نہایت تیز رفتار دباؤ سے پھیلتی ہیں اور 6 میل کے فاصلہ تک راستہ میں آنے والی عمارات اور دیگر ہر چیز کو تباہ برباد کر کے رکھ دیتی ہیں۔ دھماکہ کے 50 سیکنڈ کے اندر اندر ان کے راہ میں آنے والی کوئی ذی روح چیز زندہ نہیں رہتی۔ اس دھماکہ سے بہت طاقتور طوفانی ہوا پیدا ہوتی ہے جس کی رفتار 400 میل فی گھنٹہ ہوتی ہے سمندری طوفانوں سے جو تباہی آتی ہے وہ سب کو معلوم ہے اور اس طوفان کی رفتار صرف ڈیڑھ سو میل فی گھنٹہ ہوتی ہے گیسوں اور ہوا کے طوفان کے ساتھ ساتھ الٹرا وائلٹ اور انفرا ریڈ (Ultraviolet & Infrared) تابکاری کی شعاعیں پیدا ہوتی ہیں جو آنکھوں کی بینائی ختم کر دیتی ہیں۔ اور تمام جسم پر جلنے جیسی کیفیت پیدا کر دیتی ہیں جلد پر زخم اور چھالے پڑ کر عذاب کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ دھماکہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی شدید حرارت سے جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھتی ہے جسے بجھانے والا کوئی نہیں ہوتا۔ آگ سے اٹھنے والا دھواں تمام فضا کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے اور کئی سال تک اس کے اثرات یوں باقی رہتے ہیں کہ اوزون کی حفاظتی تہہ میں شگاف پڑ جاتے ہیں اور سورج کی روشنی اور حرارت زمین پر نہ پہنچنے کے نتیجہ میں فصلوں کو شدید نقصان پہنچتا ہے اور بارشیں نہ ہونے کے باعث قحط کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کیفیت کو نیوکلیائی ونٹر (Nuclear Winter) کا نام دیا گیا ہے انسانی جسم کے خلیے نیوٹران اور گاما شعاعوں کی زد میں آکر ہمیشہ کیلئے تباہ ہو جاتے ہیں اور نہ صرف موجودہ انسانوں کے جسم بد وضع اور ناکارہ ہو جاتے ہیں بلکہ آگے پیدا ہونے والی نسلوں میں بھی یہ اثرات منتقل ہوتے ہیں۔ نیوٹران، گاما اور بیٹا شعاعوں کے پھیل جانے سے ہر چیز تابکاری کی زد میں آجاتی ہے جو زندگی کیلئے انتہائی ضرر رساں ہے۔ یہ تابکاری کئی سال تک جاری رہتی ہے جس کو Fallout کا نام دیا گیا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایٹم بم گرنے سے فوری ہلاکتوں اور نقصان سے وہ نقصان بیسیوں گنا زیادہ ہے جو اس کے بعد لمبے عرصے تک مختلف اثرات سے انسانیت کو پہنچتا رہتا ہے۔ اس لئے دنیا کے تمام بڑے بڑے ممالک اب ان ہتھیاروں کو کم سے کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ایسے ایسے عالمی معاہدوں کی باتیں ہو رہی ہیں جن کے نتیجے میں ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال کی نوبت ہی نہ آئے۔ کیونکہ ان کے نتیجے میں حملہ آور خود بھی تباہ ہو کر رہ جائیں گے۔

ایٹمی ہتھیاروں کی شکلیں

ایٹم بم کو بے شمار شکلوں میں چھوٹے بڑے سائز میں بنایا جا چکا ہے۔ توپ کے گولوں، بیلسٹک میزائل جو بین البراعظمی کی نوعیت کے ہیں یعنی ہزاروں میل تک داغے جا سکتے ہیں۔ سمندر کی گہرائیوں سے آبدوزوں سے چلائے جا سکتے ہیں۔ زمین کے اندر اور سمندر کے اندر سرنگوں کی صورت میں بچھائے جا سکتے ہیں۔ اور عام رائفل سے چلنے والی چھوٹی چھوٹی گولیوں میں بھرے جا سکتے ہیں تاکہ محدود پیمانے پر تباہی کیلئے دشمن کی فوجوں پر استعمال کئے جا سکیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ ایٹمی گولیاں عراق کے خلاف جنگ میں استعمال کی گئیں تھیں اور اب نیٹو کی افواج یوگوسلاویا کے خلاف استعمال کر رہی ہیں۔ ان اخباری خبروں میں کہاں تک صداقت ہے کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ لیکن اتنا ضرور ہے جنگ کے دنوں میں مختلف اقوام نئے نئے ہتھیاروں کے تجربات کرتی رہتی ہیں۔

ایٹمی توانائی برائے امن

ایٹمی توانائی ایک ایسا زبردست طاقت والا جن ہے جسے خدا تعالیٰ نے کائنات کے سب سے چھوٹے ذرے میں قید کر رکھا ہے۔ انسان جب اس جن کو آزاد کرتا ہے اور اس کا مالک بن جاتا ہے تو یہ اس کی مرضی پر منحصر ہے کہ اس سے اچھا یا برا کام لے۔ اسے دنیا کی تباہی کیلئے استعمال کرے یا اس سے بنی نوع انسان کی بھلائی کے کام لے۔ ایٹمی توانائی کی سب سے بڑی اور طاقتور شکل اس کی بے پناہ ضرورت ہے جسے اگر انسان اپنے کنٹرول میں رکھے تو پانی کے بڑے بڑے ذخیروں کو بھاپ میں تبدیل کر کے اس سے انتہائی زیادہ پیمانے پر بجلی پیدا کی جا سکتی ہے۔ اور امریکہ کینیڈا روس چین اور یورپ کے متعدد ممالک میں ایسے بجلی گھر قائم بھی ہیں۔ اس سے قبل بجلی بنانے کے تین روایتی ذریعے تھے۔ پانی، کوئلہ اور تیل۔ پانی سے بجلی پیدا کرنا سب سے عمدہ ذریعہ ہے لیکن تمام ممالک کے پاس پانی کے اتنے وسیع ذخائر موجود نہیں ہیں جن سے ٹربائین کو چلایا جا سکے۔ تیل اور کوئلے کے ذخائر بھی ایک تو محدود ہیں اور کچھ عرصہ بعد یقیناً ختم ہو جائیں گے۔ پھر ان دونوں ذرائع سے بڑے پیمانے پر فضائی آلودگی پیدا ہوتی ہے اس لئے سب سے بہتر اور دیرپا ذریعہ ایٹمی توانائی ہے۔ اس میں مشکل یہ ہے کہ ایک تو ابھی بہت سے ممالک کے پاس ایٹمی ٹیکنالوجی ہی نہیں ہے اور جن کے پاس ہے وہ اس کے خطرات کے پیش نظر اس کو آگے منتقل کرنے پر تیار نہیں۔ بلکہ اس کے آگے پھیلانے پر بین الاقوامی قوانین بن رہے ہیں اور دوسری یہ بات ہے کہ یہ انتہائی مہنگا ذریعہ ہے شروع میں اس پر اتنا زیادہ خرچ اٹھتا ہے کہ اکثر ممالک کے پاس اس کی استطاعت ہی نہیں ہے۔ ہاں جب اک دفعہ اس کا پلانٹ ری ایکٹر کی صورت میں قائم ہو جائے تو بہت کارآمد ہے بشرطیکہ اس سے ممکنہ حادثات کے خلاف مناسب بندوبست کر لیا جائے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگر یورینیم کی پوری تعداد کو توانائی میں تبدیل کرنے کا طریقہ دریافت کر لیا جائے تو ایک ہی دھماکے سے تمام دنیا کی ہزاروں سال کی بجلی کی ضروریات پوری ہو جائیں گی۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ 15 ستمبر 2001ء)

احمدی نوجوان کو بھدرواہ کشمیر میں پہلا نیشنل ایوارڈ

اللہ تبارک تعالیٰ کے فضل و کرم سے مکرم فرید احمد فانی ولد مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب فانی مرحوم ماسٹر و کیشنل افسر این سی سی ہائر سیکنڈری اسکول بوائز بھدرواہ کو اپنے فرائض منصبی میں نمایاں کارکردگی کے ساتھ ساتھ خلاقی و سماجی خدمات موجودہ نازک حالات میں امن و اماں کے قیام اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی برقرار رکھنے بارے نمایاں کاوشوں کے نتیجہ میں 2000ء کے نیشنل ایوارڈ کا حقدار قرار دے کر ستمبر 2001ء میں اس ایوارڈ سے نوازا گیا۔ یہ ایوارڈ ایک چاندی کے میڈل، سرٹیفکیٹ اور 25000 روپے نقدی پر مشتمل ہے۔

اللہ تبارک تعالیٰ اس اعزاز کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور جماعت بھدرواہ کے احمدی نوجوانوں کی آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ)

عبرتناک انجام

سرکل راجستھان کے راجوشی مقام پر بفضلہ تعالیٰ ہماری جماعت قائم ہے۔ اور وہاں پر ہمارا مشن ہاؤس بھی ہے۔ راجوشی گاؤں کی بڑی جامع مسجد میں ایک مخالف مولوی ملا محمد عمر خان رہتا تھا۔ اور اس نے جماعت کے خلاف آواز اٹھائی اور جماعت کی مخالفت میں کوئی قصر باقی نہ رکھی وہاں کی جماعت کو ستانا چاہتا تھا۔ 1998ء میں جب مولوی عنایت اللہ صاحب راجستھان کے نگران دعوت الی اللہ تھے تو اس مولوی نے چیلنج دے کر مناظرے کیلئے للکارا اور جماعت اور بانی جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں بدکلامی اور گستاخیاں کرتا رہا اور حضرت اقدس کو گالیاں دیتا۔ پیارے آقا حضرت امیر المومنین کے دور مقدس میں جماعت کی دن بدن ہوتی ترقی کو دیکھ کر مخالفین ملاؤں میں بوکھلاہٹ پیدا ہوئی ہے۔ اور ناکام ہو کر نیست و نابود ہو رہے ہیں۔ ایسے مخالفین میں سے یہ ملا محمد عمر خان راجوشی کی جامع مسجد کا امام بھی تھا۔ کہتے ہیں خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں اور اسکے گھر میں دیر ہے اندھیر نہیں۔ امسال ماہ ستمبر 2002ء میں ایک ایکسیڈینٹ میں ہلاک ہو گیا اور اسکے بیوی بچے بری طرح زخمی ہو گئے۔ اس حادثہ کی خبر راجستھان پتریکا میں بھی شائع ہوئی۔

(سلیم احمد سہارن پوری سرکل انچارج کشن گڑھ)

قرارداد تعزیت بر وفات محترم مولانا محمد ابو الوفا صاحب

یہ امر جماعت احمدیہ مرکرہ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ خصوصاً کیرلہ کی احمدیہ جماعتوں کیلئے بڑا افسوسناک اور تکلیف دہ ہے کہ ہماری جماعت کے ایک چوٹی کے مبلغ مولانا محمد ابو الوفاء صاحب مالاباری مورخہ 12 اکتوبر 2002ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا موصوف احمدیت کے دیرینہ خادم حضرت مولانا بی عبد اللہ صاحب مالاباری کے داماد تھے انہوں نے کیرلہ اور مرکرہ میں جماعت کی قابل تحسین خدمات بجالائی۔ انکی وفات سے جماعت احمدیہ کیرلہ کو اور ہماری جماعت کو شدید نقصان ہوا ہے۔

مرحوم کئی خوبیوں کے مالک تھے۔ اپنے آپ کو جماعتی خدمت کیلئے وقف کر رکھا تھا۔ آپ کے ذریعہ بہت سے احمدیوں کو حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی توفیق ملی۔ آپ درویشان قادیان میں شامل تھے۔ تقسیم ملک کے وقت آپ قادیان میں ہی تھے۔ مرکرہ جماعت سے مولوی صاحب کو گہرا تعلق تھا۔ آپ متعدد دفعہ یہاں تشریف لا کر تبلیغ و تربیت کا کام سرانجام دیتے تھے۔ جماعت احمدیہ مرکرہ مرحوم کے جملہ لواحقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

(منجانب جماعت احمدیہ مرکرہ)

دعاؤں کے طالب

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی — اسد محمود بانی

کلکتہ

BANI®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

افسوس محترم میر مسعود احمد صاحب اور محترم نواب عباس احمد صاحب

..........وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون..........

افسوس محترم میر مسعود احمد صاحب جو حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منجھلے بیٹے تھے 23-12-02 کو صبح ربوہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سابق ناظر اعلیٰ ربوہ کے بڑے داماد تھے۔ آپ واقف زندگی تھے جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارغ التحصیل ہوئے۔ آپ کی عمر تقریباً 75 سال تھی۔ آپ بطور مربی سیکنڈے نیوین کنٹریز میں بھجوائے گئے اور خدا کے فضل سے لوکل افراد کو قبول احمدیت کی سعادت ملی۔ اور ایک مخلص جماعت قائم ہوئی۔ فسل عمر فاونڈیشن میں بھی آپ نے کام کیا۔ اور مختلف علمی خدمات کی توفیق پائی۔ اسی روز بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

محترم نواب عباس احمد خان صاحب ابن حضرت نواب عبداللہ خان صاحب اور صاحبزادی نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا 2 جنوری 2003 کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انکی اہلیہ محترمہ صاحبزادی امتہ الباری صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ آپ دعا گو جماعتی خدمات کرنے والے، غریبوں مسکینوں کا خیال رکھنے والے بزرگ تھے۔ قادیان کی زیارت کا بہت شوق تھا۔ تقسیم ملک کے بعد کئی بار قادیان تشریف لائے۔ 1989ء میں قادیان میں صد سالہ جوبلی جشن کی تقریب میں بھی شریک ہوئے۔ آپ کی عمر قریباً 85 سال تھی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

اس موقعہ پر ادارہ بدر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے جملہ افراد بالخصوص قادیان میں مقیم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، انکی بیگم محترمہ امتہ القدوس بیگم صاحبہ سے دل کی گہرائی سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کے جملہ عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

افسوس اہلیہ محترم چوہدری محمد شریف صاحب درویش مرحوم وفات پاگئیں

افسوس! مورخہ 14 دسمبر بروز ہفتہ سہ پہر چار بجے محترمہ حمیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری محمد شریف صاحب گجراتی درویش مرحوم وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ لمبے عرصے سے شوگر اور پاؤں میں زخم کی وجہ سے بیمار تھیں۔ اسی روز رات دس بجے جامعہ احمدیہ قادیان کے صحن میں ایک بڑی تعداد نے محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں مرحومہ کی تدفین ہوئی۔ مرحومہ کی عمر بوقت وفات تقریباً 72 سال تھی۔ اور انھوں نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ جو سب کے سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ مرحومہ نیک اور صالحہ خاتون تھیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ (ادارہ)

افسوس محترم چودھری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں درویش قادیان وفات پاگئے

افسوس! محترم چودھری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں (سیال کوٹ) درویش قادیان مورخہ 23-12-02 کو مختصری علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے بائیں حصہ میں عرصہ 12-10 سال قبل فالج ہوا تھا۔ لیکن معمولی فرق کے ساتھ چل پھر لیتے تھے۔ اسی حالت میں اپنے چھوٹے بیٹے مکرم منصور احمد صاحب کے پاس چند ماہ قبل آسٹریلیا کا سفر اختیار کیا۔ مورخہ 6-12-02 کو عید کی نماز مرحوم نے ادا کر لی تھی۔ اور خطبہ سماعت کر رہے تھے۔ کہ بلڈ پریشر بہت زیادہ ہو گیا فوری طور پر احمدیہ شفاخانہ لے جایا گیا۔ جہاں طبی امداد کے ساتھ معلوم ہوا کہ مرحوم کے دائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے۔ اسکی وجہ سے زبان بھی بند ہو گئی۔ اسی روز بٹالہ میں مختلف ٹیسٹ کروائے گئے اگلے روز گرونانک ہسپتال امرتسر لے جایا گیا وہاں بھی مختلف ٹیسٹ ہوئے۔ ایک حکیم سے دیسی دوائی بھی لا کر دی گئی۔ چند روز امرتسر میں علاج کے بعد محترم انچارج صاحب امرتسر ہسپتال کی ہدایت پر آپکو قادیان لایا گیا کہ گھر میں ایسا مریض جلد شفایاب ہوتا ہے۔ اسی دوران محترم ڈاکٹر محمود احمد صاحب بٹ M.D سے بھی مشورہ کیا گیا۔ کچھ دوائی میں تبدیلی بھی کی گئی۔ بہر حال حتی المقدور علاج معالجہ کیا گیا لیکن تقدیر الٰہی غالب آئی۔ اور مورخہ 23-12-02 کو اچانک طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ اور آپ مغرب و عشاء کے درمیان وفات پا گئے۔

مرحوم کی بیٹی محترمہ رفعت سلطانہ صاحبہ زوجہ محترم قمر محمود صدیقی میرٹھ سے اگلے روز آ گئیں تھیں اور مورخہ 25-12-02 کو انکا دوسرا بیٹا مکرم منصور احمد صاحب آسٹریلیا سے آ گیا۔ مورخہ 25-12-02 کو دن کے بارہ بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں مرحوم کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔ بعدۂ قطعہ درویشان میں مرحوم کی تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ تین بیٹیاں بیرون ممالک میں تھیں جو اس موقعہ پر حاضر نہ ہو سکیں۔ بڑا بیٹا

مظفر احمد صاحب اور بیٹی فرحت سلطانہ اہلیہ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان نے آخر وفت تک خدمت کی سعادت پائی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو مقام قرب عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ادارہ)

دعائے مغفرت

مکرم امجد صاحب آف کینیڈا کی والدہ فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری انور علی صاحب مورخہ 24-10-02 کو وینکوور کینیڈہ میں بقضاء الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی مغفرت، بلندی درجات نیز لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق پانے کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ مورخہ 29-11-02 بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ قادیان میں مرحومہ کی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔ اعانت بدر -/100 (بشیر الٰہی خان قادیان)

اعلان نکاح

☆......خاکسار کی بیٹی عزیزہ سیما سلطانہ کا نکاح محترم فرید انور صاحب صدیقی ابن مکرم سعید احمد صاحب صدیقی کانپور کے ہمراہ مبلغ 25000 روپے حق مہر پر مورخہ 13-10-02 کو پڑھا گیا۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔......... (ناصر احمد سابق صدر جمشید پور)

☆......مورخہ 28-12-02 کو امتہ القدیر بنت سید امان اللہ ساکن گنگا دھار پور بنگال کا نکاح عزیز لطیف الدین متعلم جامعۃ المبشرین سے 10000 روپے حق مہر پر پڑھا گیا۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔...... (سید امان اللہ معلم وقف جدید بیرون)

☆......خاکسار کے بڑے بھائی مکرم سیف اللہ خان صاحب ولد مکرم مولوی امان اللہ خان صاحب آف سورو اڑیسہ کا نکاح عزیزہ صالحہ خاتون بنت مکرم میر امجد علی صاحب آف محی الدین پورا سونگھڑہ ضلع کٹک اڑیسہ کے ساتھ مبلغ 15000 روپے حق مہر پر مکرم مولوی سید فہیم احمد صاحب مبلغ انچارج سکم نے مورخہ 30 جون 2002ء کو پڑھا۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (اسد اللہ خان مبلغ انچارج نیپال)

★ مورخہ 10 / اکتوبر 2002 کو مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج سرینگر نے مسجد احمدیہ ہاری پاری گام میں خاکسار کے بڑے بھائی مکرم عطاء المجیب صاحب راتھر ابن مکرم غلام نبی صاحب راتھر ساکن ہاری پاری گام کشمیر کا نکاح مکرمہ تسلیمہ اختر صاحبہ بنت مکرم غلام حسن صاحب شیخ ساکن ہاری پاری گام کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ رشتہ کے ہر جہت سے دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/50 (احمد صادق راتھر متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

★ خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ فرزان جہاں بنت مکرم غفور محمد صاحب ساکن رانٹھ یوپی کا نکاح مکرم عبد السلیم صاحب ابن مکرم عبد المجید صاحب مرحوم ساکن گونڈہ یوپی کے ساتھ مبلغ 25000 روپے حق مہر پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے مورخہ 3-01-03 کو مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔

احباب اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔......... (شریف احمد رانٹھ)

☆......عزیزہ شہناز شاہین صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد صاحب دانی مرحوم ساکن پردہ بسنہ (چھتیس گڑھ) کا نکاح مکرم مجیب احمد صاحب ابن مکرم مجیر احمد صاحب ساکن حیدر آباد (آندھرا) کے ساتھ مبلغ ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ 23-11-02 کو مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔

☆......خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم منور احمد شحنہ ابن مکرم فیض احمد صاحب شحنہ مرحوم ساکن یادگیر کا نکاح عزیزہ شاکرہ بیگم بنت مکرم فضل احمد صاحب نیر گھر یادگیر کے ساتھ مبلغ 9151 روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے جلسہ سالانہ قادیان کے آخری دن مورخہ 28-12-02 کو مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔

احباب سے رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشارت احمد حیدر شعبہ رشتہ ناطہ قادیان)

ولادت

خاکسار کے بیٹے عزیز عبد المنعم ناصر نیشنل صدر مجلس خدام الاحمدیہ ناروے کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت نومولود کا نام عبد الحیٰ سرمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود خاکسار کا پوتا اور مکرم میاں مبارک احمد صاحب رحمت بازار ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو جو واقف نو ہے نیک خادم دین اور قرۃ العین بنائے۔ اور صحت والی لمبی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

(خواجہ عبد المومن سیکرٹری تبلیغ اوسلو ناروے)

سالانہ صوبائی اجتماع لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش

لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش کا سالانہ صوبائی اجتماع 13-12 اکتوبر 2002ء کو بمقام احمدیہ جوبلی ہال حیدر آباد میں منعقد ہوا۔ اجتماع میں شرکت کیلئے پانچ اضلاع محبوب نگر، ورنگل، نلگنڈہ، نظام آباد اور گوداوری سے 12 گاؤں کے نومبایعین اور پرانی لجنہ و ناصرات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ دوسرے دن زیادہ تر نومبائعین کے مقابلہ جات ہوئے۔ 12 اکتوبر کو مولوی حافظ سید رسول صاحب سرکل انچارج ورنگل اور مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ حیدر آباد نے خصوصاً عورتوں کے تربیتی امور پر تقاریر کیں۔

اجتماع کے دوسرے دن 13 اکتوبر شام 7:30 بجے خاکسارہ نے اجتماع کے اختتام پر شکریہ ادا کیا۔ وقفہ وقفہ سے حضور انور کی صحت کیلئے دعا کا اعلان کیا جاتا رہا۔ اجتماع کے اختتام پر حضور کی صحت کیلئے دعائیہ نظم پڑھی گئی۔

(محمودہ رشید صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش)

مورخہ 02-10-12 کو بمقام احمدیہ مسلم مشن افضل گنج حیدر آباد آل آندھرا سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ہوا۔ چنتہ کنٹہ سے 42 لجنات سالانہ صوبائی اجتماع میں شرکت کرنے کی غرض سے حیدر آباد گئیں اور پروگراموں میں حصہ لیا۔ نومبائعات نے کارلہ پاڑ اور دیگر مقامات سے بھی شرکت کی۔..........(افسر جہاں بیگم چنتہ کنٹہ)

مجلس خدام الاحمدیہ عثمان آباد کی لائبریری کا اجراء

مجلس خدام الاحمدیہ عثمان آباد نے مورخہ 13 ستمبر 2002ء بروز جمعہ ایک لائبریری کے اجراء کی توفیق پائی۔ مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ عثمان آباد کی صدارت میں و مکرم محمود احمد بابو صاحب قائم مقام امیر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، عبدالحفیظ صاحب امام الصلوۃ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، عبدالرب صاحب استاد لیکچرار گلبرگہ یونی ورسٹی کی خصوصی شرکت میں افتتاح کی تقریب عمل میں آئی۔ جس میں تلاوت طاہر احمد نے کی عربی منظوم کلام سے کچھ اشعار خاکسار وسیم احمد عظیم نے سنائے۔ نیز خاکسار نے اس لائبریری کے متعلق چند معلومات حاضرین کو دیں۔ صدر صاحب نے لائبریری کے قیام کیلئے کی گئیں گزشتہ کوششوں کا تذکرہ فرمایا اور عبدالحفیظ صاحب نے دعا کروا کر باقاعدہ اس لائبریری کا افتتاح فرمایا۔..........(وسیم احمد عظیم قائد مجلس خدام الاحمدیہ عثمان آباد)

پونچھ شہر کی ڈائری

خاکسار نے خدام، انصار کو سالانہ اجتماع میں شرکت کیلئے تیار کیا اور ناچیز نے خود بھی شرکت کی توفیق پائی۔ جلسہ سالانہ 2002ء میں شرکت کیلئے بعض غیر از جماعت و غیر مسلم افراد کو تیار کیا۔ جلسہ سالانہ کی تشہیر بھی کی گئی، اور قادیان سے آئے ہوئے بڑے بڑے سائز کے اشتہارات اور Invitation Card کو تعلیم یافتہ احباب تک پہنچایا گیا۔

محترم مولانا بشارت احمد بشیر صاحب نے نہایت پر تکلف دعوت کا انتظام کیا۔ چنانچہ آئی جی صاحب کے ساتھ بعض دوسرے پولیس افسران بھی آپ کے ساتھ تھے۔ علاوہ سیکیورٹی عملہ کے آپ نے شہر کے معززین کو بھی مدعو کیا۔ جس میں قابل ذکر ایل اے حویلی کے داماد عبداللطیف صاحب ایم اے محترم پروفیسر مسرت حسین شاہ ایم اے، پروفیسر محترم محمد زمان صاحب ایم اے ڈگری کالج پونچھ خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ اس موقعہ پر خاکسار نے محترم آئی جی پی چودھری مسعود احمد صاحب کی خدمت میں جماعتی لٹریچر پیش کیا جسے آپ نے خوشی سے قبول کیا اور شکریہ ادا کیا۔..........(شاہ چنگیز خان انچارج مشن پونچھ)

اجمیر شہر میں تبلیغی جلسہ

مورخہ 02-9-25 کو مسجد احمدیہ آدرش نگر میں خاکسار کی صدارت میں ایک تبلیغی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مولانا قاری محمد ہارون رشید احمد صاحب نے کی۔ اسکے بعد عہد مکرم قائد صاحب مجلس نے دہرایا۔ نظم مکرم مولانا قاری نظام الدین صاحب نے سنائی۔ حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام سے مکرم صدر ایوب علی صاحب نے سنائی۔ اسکے بعد مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب، مکرم ماسٹر بشیر احمد خان صاحب پٹھان سابق پرنسپل، مولانا حافظ قاری تنویر عالم صاحب ایم اے (موصوف مولانا صاحب نے حال ہی میں تحقیق کر کے چند ماہ قبل بیعت کرلی ہے)، مکرم نصیر الدین صاحب ریٹائرڈ درونہ، مکرم مولانا قاری حافظ عبدالکلام صاحب کی ہوئی۔ اور آخر میں خاکسار نے تقریر کی۔ ہمارے اجلاس میں 200 کے قریب غیر مسلم ہندو سکھ بھائیوں نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔..........(مختار احمد شکیل بھٹی خادم سلسلہ خاص اجمیر شہر)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ

لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ کو ماہ اکتوبر میں تین روزہ سالانہ اجتماع کرنے کی توفیق ملی۔ اجتماع میں وڈمان، محبوب نگر کے علاوہ گارلہ پاڑ، چنتہ نور، چتل رائی کی نومبائعات نے بھی شرکت کی۔ ایک دن ورزشی پروگرام اور ایک دن علمی مقابلہ جات کا پروگرام تھا۔ اجتماع کے پہلے روز ورزشی مقابلہ جات ہوئے دوسرے دن مسجد فضل عمر میں زیر صدارت محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ علمی پروگرام کے پہلے سیشن کی کاروائی شروع ہوئی۔ تلاوت کلام پاک یاسمین فاطمہ صاحبہ نے کی۔ صدر محترمہ نے لجنہ کا عہد دہرایا۔ اور راشدہ بشارت صاحبہ نے نظم سنائی۔ اسکے بعد صدر جلسہ نے دعا کروائی۔ اور علمی مقابلہ جات ہوئے۔

اگلے روز مورخہ 02-10-10 بوقت دو بجے دوپہر بقیہ علمی پروگرام عمل میں آئے۔ خاکسارہ نے تلاوت کی۔ عائشہ بیگم صاحبہ نے نظم سنائی۔ اور علمی مقابلے ہوئے جس میں پہلے ناصرات اور لجنہ کی ممبرات نے حصہ لیا۔ اجتماع شام 7 بجے ختم ہوا۔ آخر پر صدر جلسہ نے اول، دوئم و سوئم آنے والوں میں تقسیم انعامات کئے اور بعدہٗ صدر جلسہ سلیمہ بیگم نے اپنے خیالات کا اظہار کر کے شکریہ ادا کیا۔..........(افسر جہاں بیگم رکن اجتماع کمیٹی)

گھمنی ضلع گورداسپور کے ایک اجتماع میں احمدی مبلغ کی تقریر

مورخہ 02-10-15 کو موضع گھمنی ضلع گورداسپور میں سنت بابا ہزارا سنگھ کی برسی پر ایک اجتماع ہوا۔ جس میں جماعت احمدیہ کے نمائندہ کو دعوت دی گئی۔ چنانچہ اس اجتماع میں محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ پنجاب و ہماچل نے جماعت احمدیہ کی نمائندگی میں بڑے احسن رنگ میں تقریر کی۔ جماعت احمدیہ کے سچے خلوص، جذبہ محبت و پیار کو سب نے سراہا۔ اگلے روز فوٹو کے ساتھ پنجابی اور ہندی اخبارات میں اور T.V جالندھر میں بھی خبر نشر ہوئی۔ اس جلسہ میں سامعین کی تعداد 50000 سے زائد تھی۔ تقریر کے بعد انتظامیہ کی طرف سے محترم گیانی موصوف کو سروپا سے نوازا گیا۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس جلسہ میں درجنوں سیاسی اور مذہبی لیڈر صاحبان دور دراز سے تشریف لائے تھے۔ اور اسٹیج پر رونق افروز تھے۔ مگر انتظامیہ کی طرف سے صرف دو ہی نمائندہ کو تقریر کا موقعہ دیا گیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل احسان ہے کہ اس طرح جماعت احمدیہ کی طرف سے اسلام کی امن بخش تعلیم ہزاروں افراد کو پہنچانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

(ڈاکٹر دلاور خان قائد تعلیم بھارت و زعیم مجلس انصار اللہ حلقہ نور قادیان)

مجلس خدام الاحمدیہ سیتاپور کی خدمت خلق

C.M.O صاحب سیتاپور کی درخواست پر سرکل سیتاپور یوپی کے زیر انتظام مجلس خدام الاحمدیہ سیتاپور کی ایک منظم ٹیم نے 02-09-29 کو شہری انتظامیہ کے ساتھ مل کر پلس پولیو ڈراپس گھر گھر جا کر بلا لحاظ مذہب و ملت بڑی محنت و لگن کے ساتھ چھوٹے بچوں کو پلائے۔ اور اس سلسلہ میں شہری انتظامیہ کا پورا پورا ساتھ دیا جس کا ذکر D.M صاحب و C.M.O صاحب نے اپنے خطبات میں اپنے اپنے رنگ میں کیا۔ اور آئندہ بھی جماعت احمدیہ کا شہری انتظامیہ سے ایسے اہم مواقع پر ساتھ دئے جانے کی امید جتائی۔ جس کا ذکر کئی ایک اخبار نے بھی کیا۔..........(ظفر احمد گلبرگی مبلغ سلسلہ سیتاپور یوپی)

تربیتی اجلاس بمقام نانچاری مڈور آندھرا

بتاریخ 2 دسمبر 2002ء بعد نماز تراویح رات ٹھیک آٹھ بجے مسجد احمدیہ نانچاری مڈور میں اجلاس منعقد کیا گیا۔ یہ اجلاس زیر صدارت مکرم محمد یعقوب صاحب ہوا۔ تلاوت قرآن پاک عزیزم محمد شہاب الدین و نظم عزیزم محمد افضل نے پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم سید شوکت مجاز صاحب نے، دوسری تقریر خاکسار نے بعنوان لیلۃ القدر کی اہمیت و برکات کے بارہ میں تیلگو زبان میں کی۔ اور آخر میں مکرم صدر صاحب نے پنجوقتہ نمازوں میں پابند بننے کی تاکید کی۔ اس اجلاس میں مستورات نے بھی پردہ کی رعایت سے شرکت فرمائی۔ آخر میں خاکسار نے دعا کروائی۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پیارے آقا کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔..........(شیخ طاہر احمد معلم وقف جدید بیرون)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: 629443

لجنہ اماءاللہ و ناصرات الاحمدیہ صوبہ پنجاب کے

☆ ...... چھٹے صوبائی سالانہ اجتماع کا انعقاد ...... ☆

صوبہ پنجاب ہریانہ وہماچل سے 237 نومبائعات اور لجنہ بھارت کی 8 مجالس سے 30 مہمان مستورات کی شرکت

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ صوبہ پنجاب کو اپنا چھٹا صوبائی سالانہ اجتماع مورخہ 19,20,21 اکتوبر کی تاریخوں میں بیت النصرت لائبریری قادیان میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اجتماع کے کاموں کو احسن رنگ میں پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے اجتماع کمیٹی تشکیل دی گئی۔ محترمہ بشریٰ چیمہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ بھارت وصوبائی صدر پنجاب کو اس اجتماع کے تمام کاموں کی نگرانی سپرد کی گئی۔

اجتماع کے موقعہ پر تینوں صوبہ جات سے آنے والی نومبائعات کے قیام وطعام کے لئے نصرت گرلز سکول میں انتظام کیا گیا تھا۔ خدا کے فضل سے کل 237 مہمانوں کا قیام تھا جس میں بچے شامل تھے 18 اکتوبر کی رات سے خواتین آنا شروع ہوئیں۔

چونکہ ابھی ان صوبہ جات کے نومبائعین کی معیار تعلیم بہت کم ہے اس لئے ان کیلئے ہندی زبان میں آسان پروگرام تیار کر کے پنجاب وہماچل وہریانہ کے کئی دیہاتوں میں بھجوایا گیا۔ چنانچہ یہ پہلی مرتبہ ہے کہ 79 نومبائعات نے باقاعدہ ایک دیئے گئے لائحٔ عمل کے مطابق اجتماع کے پروگرام میں حصہ لیا۔

پہلے دن اجلاس کی کاروائی کا آغاز ٹھیک صبح 9:30 بجے محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کی زیر صدارت محترمہ امتہ الرحمٰن صاحبہ خادم کی تلاوت کلام پاک باترجمہ سے ہوا۔

بعدہٗ محترمہ بشریٰ چیمہ صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اماءاللہ پنجاب کی قیادت میں عہد لجنہ اماءاللہ وناصرات دہرایا گیا۔ بعدازیں محترمہ مریم حنا کوثر صاحبہ نے کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام خوش الحانی سے پڑھا۔ ازاں بعد محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت صدر اجلاس نے افتتاحی خطاب فرمایا و افتتاحی دعا کروائی۔ لجنہ اماء اللہ جولائی 2001ء تا جون 2002ء کی سالانہ صوبائی رپورٹ محترمہ بشریٰ چیمہ صاحبہ صدر لجنہ پنجاب نے پڑھ کر سنائی۔ لجنہ قادیان گروپ بی کے ترانہ پیش کرنے کے بعد محترمہ امتہ الحیٔ فاروق صاحبہ نگران ناصرات الاحمدیہ بھارت نے صوبائی رپورٹ ناصرات الاحمدیہ جولائی 2001 تا جون 2002 پیش کی۔ بعدازیں مقابلہ جات لجنہ وناصرات شروع ہوئے۔

ازاں بعد مکرم مولانا محمد حمید صاحب کوثر زعیم مجلس انصار اللہ بھارت نے درس القران دیا۔ آپ نے سورۃ بقرہ میں سے دو آیت تلاوت فرما کر انسانی پیدائش کی غرض وغایت کو بیان کر کے عبادت الٰہی کے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ پھر ہماچل سے آئی ہوئی ایک ہندو خاتون نے اپنے خیالات اور جماعت کے بارہ میں اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔ دوسرے دن مکرمہ آشا صاحبہ نے ''رکھ پیش نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی'' نظم خوش الحانی سے سنائی۔

بعدازیں مقابلہ نظم خوانی معیار سوئم ہوا۔ دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز زیرصدارت محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان اور محترمہ طیبہ ماریہ صاحبہ کی تلاوت کلام پاک باترجمہ سے ہوا۔ ازاں بعد محترمہ ڈاکٹر منجو محمود صاحبہ نے نعت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ پیش کی۔ بعدہ علمی مقابلے ہوئے۔ پہلے دن شبینہ اجلاس کی کاروائی کا آغاز محترمہ فرحت سلطانہ صاحبہ سیکرٹری تبلیغ لجنہ بھارت کی زیرصدارت محترمہ سمیرا راشدہ صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم باترجمہ اور محترم بشریٰ ربانی صاحبہ کی نظم کے بعد ہوا۔ بعدازیں معیار اوّل ناصرات کا کوئز اور مقابلہ بیت بازی لجنہ ہوا۔

دوسرا دن:: دوسرے دن پہلے اجلاس کی کاروائی کا آغاز محترمہ بشریٰ چیمہ صاحبہ صدر لجنہ صوبہ پنجاب کی زیر صدارت ٹھیک صبح ساڑھے نو بجے محترمہ عائشہ نورین صاحب کی تلاوت قرآن کریم باترجمہ اور محترمہ خالدہ طیبہ صاحبہ کے کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہوا۔ ترانہ معیار اوّل ناصرات پیش کرنے کے بعد مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے درس حدیث دیا۔ آپ نے آپسی اتفاق اتحاد ومحبت کا ماحول بنائے رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے اخلاق حسنہ پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد پنجاب ہماچل وہریانہ سے آنے والی نومبائعات کا مقابلہ حفظ قرآن مجید نظم خوانی اور تقاریر ہوا۔ دوسرے اجلاس کی کاروائی کا آغاز محترمہ شمیم بیگم صاحبہ سوز سیکرٹری تربیت لجنہ بھارت کی زیرصدارت محترمہ حامدہ بشریٰ صاحبہ کی تلاوت کلام پاک باترجمہ سے ہوا۔ بعدہ محترمہ قرۃ العین صاحبہ نے کلام حضرت مصلح موعودؓ اللہ عنہ خوش الحانی سے پڑھا ازاں بعد مقابلہ حفظ قرآن مجید معیار سوئم ب ہوا ازاں بعد مکرم ومحترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی وناظر اعلیٰ قادیان نے ''پردے کی اہمیت خصوصاً چہرے کا پردہ'' کے موضوع پر تربیتی تقریر کی۔

شبینہ اجلاس:: دوسرے دن شبینہ اجلاس کی کاروائی کا آغاز محترم عائشہ شیراز صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ مدراس کی زیرصدارت محترم عطیۃ القدیر صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید باترجمہ اور محترمہ فائزہ کوکب صاحبہ کے کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہوا۔ ازاں بعد مقابلہ حمد باری تعالیٰ لجنہ اماء اللہ کا ہوا۔ اس کے بعد مقابلہ بیت بازی معیار اوّل ناصرات انفرادی ہوا۔ تیسرے دن پہلے اجلاس کی کاروائی کا آغاز زیرصدارت محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ رپورٹر لجنہ بھارت محترمہ امۃ النور شبانہ صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم باترجمہ سے ہوا۔ بعدازاں محترمہ لمۃ السلام مصباح صاحبہ نے کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھا ازاں بعد مقابلہ حفظ قرآن کریم معیار دوئم ناصرات مقابلہ نظم خوانی معیار اوّل ناصرات مقابلہ تقاریر معیار سوئم الف ہوا معیار دوئم کے ترانہ پیش کرنے کے بعد مقابلہ کوئز لجنہ اماء اللہ ہوا۔

مقابلہ نومبائعات:: بعدازاں نومبائعات لوکل قادیان لجنہ وناصرات کے مقابلہ جات حفظ قرآن مجید نظم خوانی وتقاریر ہوئے۔

اختتامی اجلاس:: اختتامی اجلاس کی کاروائی کا آغاز زیرصدارت محترمہ حضرت سیدہ لمۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب تلاوت کلام پاک محترمہ بشریٰ چیمہ صاحبہ صدر لجنہ پنجاب سے ہوا۔ اس کے بعد ترانہ لجنہ اماء اللہ گروپ اے ''اے ماؤ بہنو بیٹیو تم اِک جہان نور ہو'' پیش کرنے کے بعد مقابلہ حفظ قرآن مجید معیار اوّل ناصرات۔ مقابلہ تقاریر معیار سوئم ب ہوا اس کے بعد محترمہ لمۃ الباسط بشریٰ صاحبہ نے نظم پڑھیں۔ اس کے بعد واقفات نو بچیوں نے ترانے پڑھے۔ بعدازاں ''سیرت حضرت مریم صدیقہ صاحبہ رضی اللہ عنھا'' کے موضوع پر محترمہ امۃ الحکیم صاحبہ نے تقریر کی۔ ازاں بعد محترمہ حضرت سیدہ لمۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر اجلاس نے تمام مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والی لجنہ وناصرات کو اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم کر کے اختتامی خطاب فرمایا۔ بعدہٗ عہد لجنہ وناصرات دوہرانے کے بعد محترمہ صدر اجلاس نے دُعا کروائی بعدازاں ناصرات کی بچیوں نے ترانہ پڑھا اور کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمدللہ۔ اجتماع گاہ کی تینوں دن کی اوسطاً حاضری 924 رہی۔

(رپورٹ مرتبہ: عائشہ بیگم، شمیم اختر گیانی، لمۃ الحکیم)

وقار عمل اور تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۲ جولائی کو بعد نماز ظہر تا عصر جامعہ مسجد احمدیہ چک ایمر چھ کے آس پاس صفائی کرائی گئی۔ مسجد کے بائیں جانب ایک قدرتی چشمے کی جو نالی نکلتی ہے اُس کو صاف کیا گیا اسی نالی کے ساتھ ہی مسجد کا باہر والا دروازہ ہے جس کے ساتھ ہی راستہ بہہ گیا تھا اُس کو ٹھیک کیا گیا۔ مسجد کے بائیں جانب سے جو راستہ مسجد میں داخل ہونے کیلئے آتا ہے اُس کو صاف کیا گیا۔ اس راستے کو صاف کرنے میں دو لجنات نے بھی حصہ لیا۔ اسی کے ساتھ مسجد کے اندر والے حصہ کی صفائی کرائی گئی اور باہر برآمدے کو پانی سے دھویا گیا بعدہٗ مہمانان محترم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس اور مکرم زین الدین حامد معتمد کا استقبال گلپوشی کے ساتھ کیا گیا۔ بعدہ دونوں جماعتوں کی جانب سے محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیرصدارت ایک تربیتی جلسہ ہوا۔

(محمد مقبول حامد خادم سلسلہ چک ڈسنڈوایمر چھ)

جلسہ یوم والدین

مورخہ 28.8.02 کو مدرسہ تعلیم الاسلام احمدیہ ہاری پاری گام نے جلسہ یوم والدین کا انعقاد کیا۔ جسکی صدارت مکرم جناب عبدالحمید صاحب ٹاک امیر جماعت احمدیہ صوبہ کشمیر نے کی۔ انکے علاوہ مکرم مولوی غلام نبی نیاز صاحب انچارج احمدیہ مشن کشمیر اور مکرم پرنسپل صاحب احمدیہ انسٹی چیوٹ ناصر آباد کو خاص طور سے مدعو کیا گیا تھا۔

تلاوت کلام پاک کے بعد پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام احمدیہ ہاری پاری گام نے استقبالیہ خطبہ دیا جسمیں انہوں نے اپنے سکول کا تعلیمی خاکہ پیش کیا اور ساتھ ہی ساتھ اپنی مشکلات کا بھی ذکر کیا۔ اسکے بعد سکول کے بچوں کی طرف سے ایک پروگرام پیش کیا گیا جو بہت ہی دلچسپ اور سبق آموز تھا اس کے بعد مارچ پاسٹ پر سلامی بھی لی گئی اور جھنڈا لہرانے کی رسم مکرم ٹاک صاحب امیر صوبہ کشمیر نے انجام دی۔ انہوں نے صدارتی تقریر میں بچوں کو بہت سی نصائح کیں اور اُن پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ اسکے بعد مکرم نیاز صاحب انچارج احمدیہ مشن کشمیر نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور بچوں کو ایک اچھے راستے پر چلنے کی تلقین کی ساتھ ہی ساتھ سکول ہذا کے اساتذہ صاحبان کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کیا۔ آخر پر پرنسپل صاحب احمدیہ انسٹی چیوٹ ناصر آباد نے بھی تقریر کی اور بچوں میں انعامات تقسیم کئے۔ اس ساری کارروائی کی ویڈیو ریکارڈنگ مکرم نثار احمد صاحب نے اپنے خرچہ پر کرائی جس کے ہم بہت ہی شکر گزار ہیں۔ خدام الاحمدیہ ہاری پاری گام بھی خاص تعاون پر شکریہ کی مستحق ہے۔

(پریم ناتھ بٹ پرنسپل تعلیم الاسلام احمدیہ ہاری پاری گام)

سورب (کرناٹک) میں خدام الاحمدیہ کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۹ ستمبر کو مسجد النصر، سورب میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم ایم خلیل احمد صاحب (امور عامہ) کی زیرصدارت منعقد ہوا۔ تلاوت عہد ونظم کے بعد چند خدام اور اطفال نے مختلف عناوین پر تقاریر ونظمیں پیش کیں۔ اسکے بعد خاکسار اور قائد مجلس نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں اور صدارتی خطاب کے بعد مکرم مولوی ایس ناصر احمد صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے خدام اور اطفال کو چند قیمتی نصائح کیں۔

(ایم مصعد احمد سیکرٹری تعلیم وتربیت سورب کرناٹک)

اُذکُرُوا موتا کُم بِالخَیر

مکرم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب کا ذکر خیر(1930-2002)

ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم شاہ محمد توحید احمد صاحب کے تین بیٹوں میں دوسرے لڑکے تھے۔اور جناب شاہ توحید احمد صاحب ارول بہار کے زمیندار گھرانوں میں سے تھے۔ڈاکٹر صاحب مرحوم کی والدہ بیگم صالحہ احمد صاحبہ ایک پختہ ایمان والی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں۔جنکی وجہ سے احمدیت کی روح پورے خاندان میں اور بچوں میں راسخ ہوئی مگر ارول جس کا ماضی بڑا تابناک تھا ایک ایسی سنگلاخ اور متعصب بستی تھی جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو امام الزمان تسلیم نہیں کیا۔

ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم نے ڈھاکہ سے اپنی ڈاکٹری تعلیم مکمل کر کے اپنے آبائی گاؤں کو اپنے مستقبل میں ذریعہ معاش کیلئے منتخب فرمایا۔حالانکہ یہ وہ زمانہ تھا جب نوجوان اپنی روزی روٹی کی تلاش کیلئے شہروں کو ترجیح دیتے تھے۔

ڈاکٹر صاحب نے ارول جیسی غیر ترقی یافتہ بستی میں رہ کر ڈاکٹری کے پیشہ کو اختیار کرنے کا ایک زبردست فیصلہ اس لئے بھی فرمایا کہ انکی والدہ کا انتقال ہو چکا تھا اور اپنے ضعیف والد کی خدمت بھی اس فیصلہ میں ان کے مدنظر تھا۔ساتھ میں گاؤں گھر اور زمینداری کی دیکھ بھال کرنے کا بھی ارادہ تھا۔جوان کی وراثت تھی۔بہر کیف ڈاکٹر خورشید احمد صاحب نے اپنے ڈاکٹری کے پیشے کیلئے گاؤں کو منتخب فرمایا۔جو کسی بھی طرح دنیاوی ضروریات کو پورا کرنے کا حامل نہیں تھا۔کیونکہ وہاں کوئی بھی ذرائع ابلاغ کا انتظام نہیں تھا اور بجلی بھی کافی عرصہ بعد آئی اور فون وغیرہ کی سہولت تو اس کے بہت دن بعد آئی۔

غرض کہ شروع سالوں کے دن نہایت تکلیف دہ اور معمولی قسم کے تھے تاہم آپ اپنے فیصلہ پر اٹل رہے اور نہایت جدوجہد کے ذریعہ اپنے طبی علاج کو فروغ دیتے رہے اور ان ہی حالات میں آپکے والد محترم جناب شاہ توحید احمد صاحبکا 1961ء میں انتقال ہو گیا۔مگر مرحوم کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے کہ مرحوم نے مقدور بھر کوشش سے اپنی ذمہ داری کو نبھایا۔

ان دنوں اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ دست شفا کی وجہ سے آپکی کافی شہرت ہو گئی تھی اور دور نزدیک سے مریضوں کی آمدورفت بھی شروع ہو گئی تھی۔جس سے مرحوم کو خدمت خلق سے وافر حصہ عطا ہوا اور غریب دیہاتوں کو سستے علاج سے کافی سہولت ہوئی اور مرحوم نے غریب عوام کی مسیحائی فرمائی۔

ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت سے کافی گہرا تعلق اور رشتہ تا مرگ قائم رہا۔ان کے اس طرز عمل کی وجہ سے علاقہ کے متمول مسلمانوں نے مخالفت بھی کی اور آپ کو نقصان پہنچانا چاہا مگر آپ اپنے ایمان اور عقیدہ پر ڈٹے رہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپکی بھرپور مدد فرمائی چنانچہ آپکی عزت وشہرت کو دلوں کے جیتنے کا موجب بنایا۔

ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم نے ایک باپ کی حیثیت سے بھی کافی کامیاب زندگی گزاری آپ سے آپکی اہلیہ اور بچے کافی متاثر تھے۔انکو بھی اسلام اور احمدیت سے بے حد خلوص اور محبت تھی۔ہر سال جلسہ سالانہ آپ اور آپکے خاندان کیلئے ایک خاص تقریب ہوتی تھی۔جس کا بڑی بیتابی سے انتظار ہوتا تھا۔اور کافی پہلے سے اس میں شمولیت کی تیاری ہوتی تھی۔آپکی بیماری کے دوران بھی آپ اور آپکی اولاد نے اور اہلیہ نے بڑے صبر ورضا اور تحمل کا مظاہرہ کیا اور یہ سارے اوصاف انکے ایمان ویقین جو آپنے اپنے خاندان کو ورثہ میں دئے کا نتیجہ تھا۔

ڈاکٹر صاحب نے ایک کامیاب والد ہونے کا بھی اس طرح نمونہ دیا کہ خود ایک معمولی اور سادہ زندگی گزاری تاکہ بچوں کو تعلیم اور دوسری سہولت زیادہ سے زیادہ نصیب ہو۔اسکے لئے خود ارول میں رہے مگر ماں کو بچوں کے ساتھ انکی تعلیم کیلئے پٹنہ میں رکھا اور اس بات کا بھی خاص خیال رکھا کہ اگرچہ پوری زندگی بڑی خاکساری سے گزاری مگر اہل وعیال کیلئے اپنے بعد اطمینان بخش اثاثہ چھوڑا۔

ڈاکٹر خورشید احمد صاحب صدر جماعت چندوں میں بڑے مستعد اور محتاط تھے۔اپنے علاقہ میں لازمی چندوں اور دوسرے طوعی چندوں میں ایک مقام رکھتے تھے۔اپنی آمدنی کا بہتر مصرف ان چندوں کی ادائیگی سمجھتے تھے۔اور تقریباً یہی جذبہ ان کے خاندان میں بھی تھا۔اس کے علاوہ ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ ہر خوشی کی تقریب میں قادیان چندے بھیج کر خوشی منایا کرتے تھے۔

ڈاکٹر خورشید احمد صاحب نے اپنے پیچھے اپنی اہلیہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں اللہ تعالیٰ ان کے سارے خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔آمین۔ (سید محمود احمد امیر جماعت احمدیہ کلکتہ)

اعلان نکاح

☆ مورخہ 02-12-11 کو خاکسار نے کوریل میں عزیزہ حنیفہ اختر بنت محمد یعقوب صاحب ٹھوکر ساکن کوریل کشمیر کا نکاح عزیز فیاض احمد گنائی ابن مکرم بشیر احمد گنائی ساکن رشی نگر شوپیان کشمیر کے ہمراہ بعوض 5000 روپے حق مہر پڑھا۔اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔اعانت بدر 50 روپے۔

(سید ناصر احمد ندیم خادم سلسلہ احمدیہ آسنور کشمیر)

ضلع ورنگل میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ سے استفادہ

مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر ونگران اعلیٰ آندھرا کی رہنمائی کی بناء پر اس وقت ضلع ورنگل میں ۱۵ ایسی جماعتیں ہیں جہاں باقاعدہ پورے گاؤں میں ایم ٹی اے نشر ہو رہا ہے یعنی کیبل آپریٹر کے پاس سے ایم ٹی اے نشر ہو رہا ہے۔اور گاؤں میں موجود تمام وہ افراد جن کے گھر میں ٹی وی ہے اسلام واحمدیت کی تبلیغ ہو رہی ہے خواہ وہ ہندو ہوں یا غیر احمدی ہوں یا ان کا تعلق اور کسی مذہب سے ہو۔ان ۵ جماعتوں کے نام یہ ہیں.

۱)...... پالاکرتی کل ۷۵۰ گھروں میں ایم ٹی اے نشر ہو رہا ہے جبکہ ۵۰ غیر احمدی ہیں۔(۲)...... تانچاری ڈُور۔ کل ۲۰۰ گھروں میں ایم ٹی اے نشر ہو رہا ہے۔جبکہ ۶ غیر احمدی ہیں۔(۳)...... کنڈور۔کل ۳۶۰ گھروں میں ایم ٹی اے نشر ہو رہا ہے یہاں غیر احمدی کوئی نہیں ہے۔(۴)...... حمذ پلی۔کل ۴۰۰ گھروں میں ایم ٹی اے نشر ہو رہا ہے (یہاں کوئی غیر احمدی نہیں ہے)(۵)...... وینکٹا پور کل ۳۸۰ گھر میں ایم ٹی اے نشر ہو رہا ہے۔

باقی جماعتوں میں بھی کوشش کی جارہی ہے مندرجہ بالا جماعتوں میں سب سے زیادہ مخالفت جماعت احمدیہ پالاکرتی میں ہوئی۔چنانچہ جس وقت ایم ٹی اے نشر ہونا شروع ہوا تو غیر احمدیوں نے تھانہ میں جاکر نائب تحصیلدار کے ذریعہ کیبل آپریٹر پر زور ڈالا کہ اس پروگرام کو بند کروایا جائے اس پر کیبل آپریٹر نے کہا کہ یہ میرا کاروبار ہے اور احمدی مجھ کو معاوضہ دے رہے ہیں اس لئے میں بند نہیں کروں گا خاکسار کو معلوم ہونے پر خاکسار نے ایس پی کو شکایت لکھ کر بھجوائی تو ایس پی نے ایک آدمی کو پالاکرتی بھجوایا وہ بھی مسلمان ہی تھا جن کا نام عبد القیوم ہے یہ سی بی سی ڈی کے ہیڈ کانسٹیبل تھے چنانچہ اس نے تھانہ میں آکر غیر احمدی اور احمدیوں کو بلوایا اور فیصلہ کیا کہ سرکاری طور پر ایم ٹی اے پر کوئی پابندی نہیں ہے اس لئے اس کو بند کروانے کا مطالبہ غلط ہے۔وہ کیبل آپریٹر کی مرضی ہے۔اگر کسی کو ایم ٹی اے پسند نہیں تو نہ دیکھے۔کوئی زبردستی تو نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۸ مہینوں سے باقاعدہ پالاکرتی میں ایم ٹی اے نشر ہو رہا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جہاں معاندین احمدیت کے ارادوں کو ناکام کرے وہیں ایم ٹی اے کے ذریعہ لوگوں کو قبول صداقت کی بھی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)۔ (حافظ سید رسول نیاز نائب نگران اعلیٰ آندھرا پردیش)

آل بنگال مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کا دسواں سالانہ اجتماع

آل بنگال مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کا دسواں سالانہ اجتماع ۵۔۶ اکتوبر کو ڈائمنڈ ہاربر کے مین روڈ پر واقع صدر انجمن احمدیہ کی بلڈنگ میں ہوا۔جہاں چار پانچ ہزار آدمی بیٹھنے کی گنجائش ہے۔محترم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت آف چنئی۔مکرم روشن علی صاحب قائمقام امیر صاحب بنگال وآسام ناظم اعلیٰ انصار اللہ بنگال وآسام مکرم فیروز الدین صاحب انور کی خصوصی شرکت کے علاوہ ۵۰ مجالس کے دو صد نمائندگان نے شرکت کی اجتماع کے امور بہتر رنگ میں انجام دینے کے لئے مکرم مصلح الدین صاحب سعدی مبلغ انچارج کلکتہ کی صدارت میں ایک اجتماع کمیٹی بنائی گئی۔۵ اکتوبر کو شام تک دور ونزدیک سے ۲۰۰ خدام واطفال تشریف لائے۔ رات دس بجے محترم شیراز صاحب کی صدارت میں مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔مکرم علاؤالدین صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم عبد الحلیم صاحب قائد علاقائی نے عہد دہرایا۔صدر اجلاس نے دعا کرائی اور شوریٰ کی اہمیت اور ضروری امور پر خطاب فرمایا۔اور باقی کاروائی عمل میں آئی۔۶ را کتوبر کو نماز تہجد سے اجتماع کے مبارک یوم کا آغاز ہوا اجتماع کا افتتاحی اجلاس محترم قائمقام امیر صاحب بنگال وآسام کی زیر صدارت شروع ہوا مکرم سیف الدین صاحب سرکل انچارج بیر بھوم نے تلاوت کی۔بعدہ مہمانان کی گلپوشی کی گئی۔محترم نائب صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت نے خدام کا اور محترم قائد صاحب علاقائی نے اطفال کا عہد دہرایا۔مکرم کے اے محمد ظفر اللہ انسپکٹر وقف جدید نے نظم پڑھی۔مکرم قائد علاقائی نے مکرم امیر صاحب بنگال وآسام کا پیغام سنایا جو انہوں نے اس موقعہ پر خدام کے نام بھجوایا تھا۔محترم نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے ضروری نصائح فرمائیں۔بعدہ صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور دعا کرائی اسطرح پہلا اجلاس اختتام کو پہنچا۔افتتاحی اجلاس کے بعد محترم نائب صدر صاحب اپنے والد صاحب کی شدید علالت کی وجہ سے واپس چنئی چلے گئے۔ٹھیک ۹ بجے سے اطفال کے علمی مقابلہ ہوئے۔نماز ظہر وعصر اور اجتماعی کھانے کے بعد خدام کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔بعد نماز مغرب وعشاء محترم قائمقام امیر صاحب بنگال وآسام کی زیر صدارت آخری اجلاس کی تقریب ہوئی مکرم شیخ ذوالفقار علی صاحب مبلغ سلسلہ کی تلاوت کے بعد مکرم سیف الدین صاحب سرکل انچارج نل ہٹی نے محترم امیر صاحب بنگال وآسام کا پیغام سنایا اور محترم صدر اجلاس نے انعامات تقسیم کئے۔اور قائد صاحب علاقائی نے شکریہ ادا کیا۔دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔

(شیخ محمد علی مبلغ انچارج مالدا، دیناج پور)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

رپورٹ دوسرا جلسہ سالانہ ریجن کیری (کونگو) منعقدہ ۲۵ مئی ۲۰۰۲ء

ساڑھے تیرہ ہزار سے زائد احباب کی شمولیت جن میں آٹھ ہزار سے زائد نو مبائعین تھے۔

بعض احباب ۴۳۰ کلومیٹر کا سفر کر کے جلسہ میں شامل ہوئے، اہلِ کیری نے احمدیت کا والہانہ استقبال کیا،

گورنمنٹ کا غیر معمولی تعاون، کشتی نوح کی تعلیم کو خوب سراہا گیا۔

(رپورٹ: بشارت احمد ملک۔ مبلغ سلسلہ کونگو)

کیری (Kiri) صوبہ باندو ندو (Bandundu) کے ضلع (Inongo) کی ایک بہت بڑی تحصیل ہے جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سالوں میں لاکھوں کی تعداد میں بیعتیں ہوئی ہیں اور لوگ عیسائیت کو چھوڑ کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو رہے ہیں یہ علاقہ دارالحکومت کنشاسا سے بہت دور ہے اور ذرائع آمد و رفت بہت کم ہیں صرف جہاز یا دریائی سفر کر کے ہی کنشاسا پہنچا جاتا ہے اس لئے ان لوگوں کا کونگو کے مرکزی جلسہ سالانہ میں جو کنشاسا میں ہوتا ہے آنا بہت مشکل ہے ان سب حالات کو دیکھتے ہوئے مکرم امیر صاحب نے گزشتہ سال فیصلہ کیا کہ اس علاقے کا الگ جلسہ کیا جائے چنانچہ امسال یہاں کا یہ دوسرا جلسہ سالانہ تھا۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات مکرم محمد لومانزا صاحب لوکل معلم وافسر جلسہ سالانہ کے سپرد تھے جنہوں نے مختلف شعبہ جات کے ناظمین کے تعاون سے جلسہ کو کامیاب بنایا۔ کنشاسا سے آئے ہوئے وفد نے بھی ان کی مدد کی اور جملہ انتظامات بخیر و خوبی انجام پائے۔ جلسہ کے انتظامات کے سلسلہ میں گورنمنٹ نے غیر معمولی تعاون کیا۔ امیر صاحب کی آمد پر گورنمنٹ کی طرف سے رہائش گاہ پر پولیس تعینات کر دی گئی تاکہ کسی قسم کی بدمزگی نہ ہو۔ یہ پولیس وفد کی واپسی تک ساتھ رہی۔ مکرم ایڈمنسٹریٹر صاحب نے گاؤں والوں کو بلایا اور تقریر کی کہ احمدیوں کے جلسہ پر آنے والے مہمان ہمارے ہیں ان کو اپنے گھروں میں رکھیں اور ان کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں اسی طرح انہوں نے خدام کے ساتھ مل کر وقار عمل کے ذریعے گاؤں کی صفائی کرنے کو کہا۔

گورنمنٹ نے جلسہ کے لئے فٹبال سٹیڈیم جماعت کو دیا جس میں خدام نے ایک عارضی جلسہ گاہ بنائی مختلف گاؤں سے خدام جلسہ کا کام کرنے کے لئے ایک ہفتہ پہلے کیری آگئے تھے جنہوں نے بڑی محنت سے جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر جلسہ گاہ تیار کی۔

جلسہ سالانہ میں مہمانوں کی آمد جلسہ سے ۷ روز قبل شروع ہو گئی تھی۔ جمعہ ۲۴ مئی تک یہ تعداد ۱۵۰۰ احباب تک پہنچ چکی تھی۔ عاشقانِ احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام يَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ کی صداقت کا ثبوت دیتے ہوئے دور دراز کے علاقوں سے پیدل اور سائیکلوں کے سفر طے کر کے جلسہ میں شامل ہوئے۔ ۴ احباب کا ایک وفد ۴۳۰ کلومیٹر کا پیدل سفر کر کے جلسہ میں شامل ہوا۔ ۱۱۸ احباب کا ایک وفد ۳۴۵ کلومیٹر کا پیدل سفر کر کے صوبہ Equateur سے جلسہ میں شامل ہوا۔ اسی طرح ایک عورت اور تین احباب کا ایک وفد پانچ دن کا پیدل سفر کر کے جلسہ میں شامل ہوا۔ یہ تمام پیدل سفر ۶ کلومیٹر سے لے کر ۴۳۰ کلومیٹر تک کے ہیں۔ اسی طرح کچھ احباب سائیکلوں اور کشتیوں پر سفر طے کر کے شامل ہوئے۔ اسی طرح ایک نابینا دوست ۱۲۲ کلومیٹر کا پیدل سفر کر کے جلسہ میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

جلسہ سے ایک ہفتہ قبل روزانہ نمازِ تہجد باجماعت ادا کی جاتی رہی نیز قرآن و حدیث اور کشتی نوح کے درس کا انتظام بھی کیا گیا۔

پروگرام

جلسہ سالانہ کی کارروائی ۲۵ مئی بروز ہفتہ صبح ۱۰ بجے شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مکرم ایڈمنسٹریٹر صاحب نے استقبالیہ پیش کیا جس میں انہوں نے کنشاسا سے آئے ہوئے وفد کو خوش آمدید کہا اس کے بعد باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ خاکسار ملک بشارت احمد نے کی۔ تلاوت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام "وہ پیشوا ہمارا جس ہے نور سارا" سے مکرم سلف کعبہ صاحب نے چند اشعار ترجمے کے ساتھ پیش کئے جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام برائے جلسہ سالانہ کیری مکرم عبدالرزاق صاحب نے فرنچ میں پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا افتتاحی خطاب کے بعد لنگالا (Lingala) زبان میں چار تقاریر ہوئیں۔

ان تقاریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا مکرم ایڈمنسٹریٹر صاحب کو قرآن کریم کا فرنچ ترجمہ بطور تحفہ پیش کیا اور اس کے بعد اختتامی دعا کروائی۔

آخر پر مجلس سوال و جواب ہوئی اور اس طرح یہ جلسہ سوا دو بجے دوپہر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

گزشتہ سال پہلا ریجنل جلسہ سالانہ منعقد ہوا تھا جس میں ۸۳۰ (آٹھ صد تیس) احباب شامل ہوئے تھے امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے دوسرے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۱۵۴ جماعتوں سے ۱۳۵۷۴ (تیرہ ہزار پانچ صد چوہتر) احباب جلسہ میں شامل ہوئے جن میں سے ۸۳۲۱ (آٹھ ہزار تین صد اکیس) احباب نو مبائعین تھے جبکہ باقی مہمان دوسرے مذاہب سے تھے۔ ۲۵ چھوٹے بڑے چیف صاحبان بھی شامل ہوئے۔

مخالفین احمدیت کا پروپیگنڈا

چونکہ یہ سب لوگ عیسائیت سے اسلام میں داخل ہوئے ہیں اور دوسرے مسلمان جادو ٹونے کرتے ہیں اس لئے جلسہ گاہ کی طرف آنے والے راستوں پر ایسے مسلمان کھڑے ہو گئے جو لوگوں کو یہ کہہ کر جلسہ میں شمولیت سے روکنے کی کوشش کرتے تھے کہ "احمدیوں کا جو امیر آیا ہے وہ تمہاری روحیں اپنے ساتھ کنشاسا لے جائے گا اور مار دے گا"۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں جب جادو کا رد فرمایا تو لوگ جوق در جوق جلسہ گاہ میں آنے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے جلسہ گاہ بھر گئی۔

جلسہ کے بعد ایک پروٹسٹنٹ پادری نے کہا کہ میں اس سے قبل اسلام کے بارہ میں کچھ اور تصور رکھتا تھا۔ جو اسلام آپ نے پیش کیا ہے وہ ایسا عمدہ ہے کہ اسے مانے بغیر گزارہ نہیں اس لئے میں اب احمدیت میں داخل ہوتا ہوں۔

جلسہ سالانہ کیری کی تفصیلی رپورٹ نیشنل اخبار La Palmares نے اپنی اشاعت ۱۹ جون ۲۰۰۲ء میں مع تصویر شائع کی۔

تاثرات

تمام علاقے کے لوگوں کا کہنا ہے کہ ہم نے تو کیا ہمارے باپ دادوں نے بھی کبھی ایسا جلسہ نہیں دیکھا جس میں علمی و روحانی مائدہ کے علاوہ تمام مہمانوں کے لئے کھانے کا بھی اتنا عمدہ انتظام ہوا ہو۔

مکرم ایڈمنسٹریٹر صاحب نے کہا ہمیں اسلام کے بارہ میں آج معلوم ہوا ہے کہ اسلام کیا ہے اور اسلام کی تعلیمات کیسی عمدہ ہیں۔

مجلس سوال و جواب کے دوران Commandant de Police کھڑے ہوئے اور کہا کہ اب کوئی سوال نہیں ہوگا۔ آج اسلام کی صحیح تعلیم کا پتہ لگا ہے۔ اس پر غور کریں Commandant de Police کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح بطور تحفہ پیش کی گئی۔ دو دن کے بعد وہ آئے اور کہنے لگے کہ میں نے آج تک اپنی زندگی میں ایسی عمدہ اور اعلیٰ اسلامی تعلیم پیش کرنے والی کتاب نہیں دیکھی۔

اس طرح یہ جلسہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

آرڈر بھجوائیے

درج ذیل کتب نظارت نشر و اشاعت میں زیر طبع ہیں۔ جماعتیں اور احباب اپنے اپنے آرڈر بک کروائیں تاکہ ان کی ضرورت کے مطابق طبع کروائی جائیں۔

1. ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مکمل سیٹ)
2. ترجمہ قرآن مجید حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ (اردو)
3. انگریزی ترجمہ قرآن مجید مولانا غلام فرید صاحب
4. ایک مرد خدا اردو ترجمہ A Man Of God (ایک انگریز مصنف کی حضور کے متعلق لکھی ہوئی کتاب)

(ناظر نشر و اشاعت قادیان)

مجلس خدام الاحمدیہ عثمان آباد کا مقامی سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ عثمان آباد کو اپنا سالانہ اجتماع منانے کی توفیق ملی مورخہ ۲۷ تا ۲۹ ستمبر سہ روزہ اجتماع کے پروگراموں میں روز نماز تہجد باجماعت کا انتظام کیا گیا مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ عثمان آباد نے نماز فجر کے بعد درس دیا۔ پہلے دن جماعتی قبرستان میں وقار عمل و دعا کا پروگرام ہوا۔ قاعد مجلس نے خدام الاحمدیہ کی و ناظم اطفال طاہر احمد نے اطفال الاحمدیہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ قائد علاقائی مہاراشٹر عبدالعلیم شیخ صاحب نے پہلے دن خدام سے خطاب کیا۔ خدام و اطفال کے علمی پروگرام و مقابلہ جات دوسرے دن کے پروگراموں کی زینت بنے۔ خدام و اطفال کے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے آخری سیشن سے مکرم عبدالعظیم صاحب ناظم انصار اللہ مہاراشٹر نے خدام کو خصوصی خطاب کیا۔ تقسیم انعامات کے دلچسپ پروگرام کے بعد صدر نشین نے خدام کی حوصلہ افزائی و مبارک باد کے پیغام کے ساتھ خطاب کیا۔ اختتامی دعا کے بعد یہ بابرکت اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ .... (قائد مجلس خدام الاحمدیہ عثمان آباد)

بقیہ صفحہ :: (1)

بیٹھ گیا جو محض ستانے یا آرام کرنے کیلئے بیٹھا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی ان لوگوں میں شامل فرمالیا یہ فرما کر کہ لا یشقی جلیسھم کہ یہ ایسے لوگ ہیں جن کا ساتھی بد بخت اور بد نصیب نہیں ہوگا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام اعمال میں میانہ روی اختیار کرو اور افراط تفریط سے کام نہ لو یقیناً یاد رکھو کسی کو اس کے عمل جنت میں داخل نہیں کریں گے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کے اعمال بھی آپ کو جنت میں داخل نہیں کریں گے فرمایا محض اللہ کا فضل ہوگا جس کے نتیجہ میں میں جنت میں داخل کیا جاؤں گا۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے اللہ تعالیٰ کی رحمت و رأفت سے متعلق اور کئی احادیث بھی بیان فرمائیں اور ساتھ یہ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف مؤمنین کیلئے یا عام انسانوں کے لئے ہی رحمت نہیں تھے بلکہ جانوروں پر بھی آپ رحم فرمایا کرتے تھے۔

اس ضمن میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت میں سے آپ کی رحمت و رأفت کے واقعات بھی بیان فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان کے جلسہ سالانہ کا ذکر فرمایا فرمایا قادیان کا جلسہ آج تیسرے روز میں داخل ہو چکا ہے ماشاء اللہ ۔(سہواً حضور نے دوسرے روز کو تیسرا روز بیان فرمایا) ہندوستان کے کارکنوں نے بہت عمدگی سے اس کا انتظام سنبھالا ہے پہلے موسم خراب تھا اور ڈر تھا کہ مہمانوں کو تکلیف نہ پہنچے لیکن خدا نے موسم کو صاف کر دیا اور اب بکثرت لوگ آرام سے جلسہ سن رہے ہیں یہاں تک کہ ایک اندازے کے مطابق حاضری چالیس ہزار رہی ہے اور یہ سارا کام مقامی لوگوں نے اللہ کے فضل سے کیا ہے اندازہ ہے کہ یہ تعداد آخری روز 55 سے 60 ہزار تک پہنچ جائے گی۔ یہ اندازہ اس لئے ہے کہ قریب کی جماعتوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ جگہ کی تنگی ہے اس لئے آپ ایسے وقت میں آئیں کہ ایک ہی دن میں واپس اپنے وطن کو جائیں چنانچہ بڑی تعداد میں آج لوگ پہنچ گئے ہونگے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بہت بڑا جلسہ ہوا ہے۔ 111 ایکڑ اراضی میں خیمہ جات لگائے گئے ہیں اور جگہ ساری پُر ہو گئی قادیان کے چاروں لنگر خانے بڑے زور شور سے کھانا پکا رہے ہیں ہماچل اور ہریانہ سے بڑی کثرت سے سرپنچ اور پرمکھ شرکت کر رہے ہیں ان کے علاوہ کئی سرکردہ سماجی اور مذہبی شخصیات بھی شامل ہو رہی ہیں پانچ صوبوں کے چیف منسٹرز اور تین صوبوں کے گورنروں نے اپنے پیغامات بھجوائے ہیں اس جلسے میں حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے خاندان کے بھی کچھ لوگ پہلی مرتبہ تشریف لائے ہیں یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت میر ناصر نواب صاحب کی قبر پر حاضر ہوئے تو فرط جذبات سے اپنے اوپر قابو نہ پا سکے احباب سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا فیض سب شرکاء جلسہ کو پہنچتا رہے۔

☆☆☆

بقیہ صفحہ :: (1)

الثالث رحمہ اللہ نے وقف جدید کے دفتر اطفال کا اجراء فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ شروع میں یہ تحریک صرف پاکستان اور ہندوستان تک محدود تھی پھر 25 دسمبر 1985 کو حضور نے تحریک وقف جدید کو کل عالم میں پھیلا دیا۔ حضور نے خوشخبری دی کہ 31-12-2002 تک دنیا کے 111 ممالک اس تحریک میں شامل ہو چکے ہیں۔ حضور نے سال 2002 کے وقف جدید کے چندے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال وقف جدید کی کل وصولی ایک لاکھ باون ہزار پاؤنڈ (ایک کروڑ چودہ لاکھ روپے ہندوستانی) ہے۔ اس تحریک میں سر فہرست آنے والے دنیا کے دس ممالک کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ چندہ وقف جدید میں اول پاکستان دوسرے نمبر پر امریکہ تیسرے نمبر پر برطانیہ چوتھے نمبر پر جرمنی پانچویں نمبر پر کینیڈا چھٹے نمبر پر بھارت ساتویں نمبر پر انڈونیشیا آٹھویں نمبر پر سوئزر لینڈ نویں نمبر پر بلجیم اور دسویں نمبر پر ماریشس ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس سال وقف جدید میں حصہ لینے والوں کی کل تعداد تین لاکھ اسی ہزار ہے جس میں گزشتہ سال کی نسبت پینتالیس ہزار افراد کا اضافہ ہوا ہے۔

اسی خطبہ میں حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے نئے سال کا بھی اعلان فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ اگرچہ تحریک جدید کا سال یکم نومبر 2002ء سے شروع ہو چکا ہے لیکن چونکہ یہ روایت ہے کہ پچھلے سال کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس موقع پر تحریک جدید سے متعلق جماعتی ترقی کا بھی ذکر کیا جا رہا ہے حضور نے فرمایا تحریک جدید اس وقت دنیا کے 126 ممالک میں پھیل چکی ہے اور 31/اکتوبر 2002 تک گزشتہ سال اس کے چندے کی کل وصولی چوبیس لاکھ باون ہزار تین سو پاؤنڈ (اٹھارہ کروڑ انتالیس لاکھ بائیس ہزار پانچ سو روپے ہندوستانی) تھی جو کہ گزشتہ سال کی نسبت تین لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ پوری دنیا میں تحریک جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد تین لاکھ چون ہزار ہے۔ دنیا بھر میں اس تحریک میں سر فہرست آنے والے دس ممالک کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اس تحریک میں بھی پاکستان اول نمبر پر رہا جبکہ امریکہ، جرمنی، برطانیہ، کینیڈا، انڈونیشیا، بھارت، ماریشس، آسٹریلیا، سعودی عرب علی الترتیب آنے والے پہلے دس ممالک میں ہیں۔

حضور انور نے جرمنی کے ایک دوست کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ احباب کو چاہئے کہ وہ اپنے اہل و عیال کو بھی چندہ دینے کی عادت ڈالیں۔ نہ صرف یہ کہ ان کی طرف سے چندہ ادا کریں بلکہ خود ان کو چندہ ادا کرنے کی تلقین کریں۔ خطبہ جمعہ کے آخر میں بھی حضور انور نے انفاق فی سبیل اللہ کے متعلق چند احادیث نبویؐ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش فرمائے اور عالمگیر جماعت احمدیہ کو نئے سال کی مبارکباد کا تحفہ پیش فرمایا۔ حضور نے فرمایا اللہ کرے کہ نیا سال پہلے سال کی نسبت ہر پہلو سے بابرکت ہو، اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ نیکیوں میں پچھلے سال کی نسبت بڑھ جائیں۔ آمین۔

❁❁❁

بقیہ صفحہ :: (7)

محاسن اور معائب سے قطع نظر وہ اپنے سوز، خلوص اور شدتِ تاثر سے سامعین پر ایک وجد کی کیفیت طاری کر دیتا ہے"

حضرت مسیح موعودؑ کی ربانی وصیت

پنجابی شعرائے سلسلہ احمدیہ کے مختصر تعارف کا اختتام مجدد الف آخر مسیح دوراں و مہدی زماں حضرت مسیح موعودؑ کی ایک ربانی اور دائمی وصیت پر کرتا ہوں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 8 فروری 1904ء کو ارشاد فرمایا:-

"انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے ......پس عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلاء کلمۃ الاسلام میں مصروف ہو جاوے اور خدمت دین میں لگ جاوے اور آج کل یہ نسخہ بہت کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے"

(الحکم 17 فروری 1904ء صفحہ 6-5 ملفوظات طبع جدید جلد سوم صفحہ 563)

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضہ ملت شود پیدا
بہ مفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان ست ایں بہر حالت شود پیدا

(المسیح الموعود)

درخواست دعا

☆......مکرم شیخ عباس الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ کیندرا پاڑہ اڑیسہ بچوں کی صحت و سلامتی و خادم دین ہونے، دینی دنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر 100 روپے۔

(بشارت احمد خان صدر جماعت احمدیہ دھواں ساہی)

☆......خاکسار کے بڑے بھائی مکرم محمد طاہر صاحب آف سرینگر کشمیر عرصہ دو سال سے کان کی تکلیف سے بہت پریشان ہیں۔ بہت سے ڈاکٹروں سے علاج کروایا جا چکا ہے۔ تا حال بیماری کا کوئی پتا نہیں چلا ہے۔ خاص طور پر بڑے بھائی کی شفائے کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (امتیاز احمد گینتوک سکم)

☆......خاکسار کی دو بیٹیاں اس وقت امتحان میں شامل ہو رہی ہیں۔ ان کی نمایاں کامیابی و مکمل صحت و سلامتی والی لمبی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (ماسٹر منصور احمد خان جماعت احمدیہ اندورہ کشمیر)

☆......مکرم مبارک خان صاحب اپنے والدین، طاہرہ بیگم اور عطاء القدوس کی صحت و سلامتی اور دینی دنیاوی ترقیات کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں۔............(سرور احمد آف کیرنگ)

☆......خاکسار دینی دنیاوی ترقیات، صحت و سلامتی اور پریشانی دور ہونے کیلئے، اہلیہ بیمار رہتی ہیں انکی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔............(انور احمد خان جماعت احمدیہ کرڈاپلی)

☆......مکرم ممتاز علی صاحب بھونیشور اڑیسہ اپنے کاروبار میں برکت، افراد خاندان کی صحت و سلامتی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر 50 روپے۔............(اشرف عزیز جمشید پور)

☆......خاکسار کے بیٹے نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ امتحان میں نمایاں کامیابی اور صحت و سلامتی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔............(شیخ مختار جماعت احمدیہ کرڈاپلی)

☆......خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ کی صحت و سلامتی کیلئے و بچوں کی روزی میں برکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔............(سخاوت خان نرگاؤں اڑیسہ)

☆......خاکسار اپنی اور اہلیہ کی صحت و سلامتی بچوں کی دینی دنیاوی ترقیات کیلئے، کاروبار میں برکت کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتا ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔............(غفاقی خان نرگاؤں اڑیسہ)

☆......خاکسار اپنی اور اہلیہ اور والدہ کی صحت و سلامتی و بچوں کی دینی دنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔............(محمد تجارت کرڈاپلی)

بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینجر)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702
Tel (0091) 01872-20814

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol:52 | Tuesday | 7-14 January 2003 | Issue No. 1/2

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $:40 euro
By Sea : 10 £ Or 20 U.S $

تحریک ''مسجد مارڈن-یوکے'' میں

ادائیگیوں کی میعاد 31 جنوری کو ختم ہو رہی ہے

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک ''مسجد مارڈن یوکے'' میں وعدہ جات کی ادائیگی کیلئے دو سال کی مدت مقرر فرمائی تھی جو 31 جنوری 2003ء کو ختم ہو رہی ہے۔ اس بابرکت تحریک میں جماعت احمدیہ بھارت کی طرف سے پیش کردہ 36,46,069 روپے کے مجموعی وعدہ جات کی رپورٹ ملاحظہ فرمانے کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے زیر چٹھی وکالت مال لندن vma 1988/2-08-01 خوشنودی کے اظہار کے ساتھ ارشاد فرمایا تھا کہ:

''ماشاءاللہ بہت بڑی رقم ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔''

مگر اس گرانقدر وعدہ کے بالمقابل 30 نومبر 2002ء تک اس مد میں ہونے والی مجموعی وصولی -/21,43,490 روپے کی رپورٹ پر محترم ایڈیشنل وکیل المال صاحب لندن نے اپنی چٹھی VMA3459/22-10-02 میں تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ہدایت فرمائی ہے کہ:

''وعدہ جات اور وصولی کو دیکھتے ہوئے یہ احساس ہوتا ہے کہ...... چالیس فیصد سے زیادہ رقم ابھی تک وصول کرنا باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ وعدہ کنندگان کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے وعدہ جات جلد ادا کریں۔''

لہٰذا جملہ امراء کرام و صدر صاحبان اور وعدہ کنندگان سے گزارش ہے کہ وہ بہر صورت 31 جنوری 2003 سے پہلے پہلے اپنے وعدہ جات کی صد فیصد ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ تا جماعت احمدیہ بھارت اس باب میں اپنے مومنانہ عہد سے سبکدوش ہو کر پیارے آقا کی مقبول بارگاہ الٰہی دعاؤں کی مورد بن سکے۔ جزاکم اللہ۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کیرنگ اڑیسہ

جماعت احمدیہ کیرنگ اڑیسہ کا 39واں جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ 16, 15 مارچ بروز ہفتہ اتوار 2003 منعقد ہو رہا ہے۔

صوبہ اڑیسہ کی جملہ جماعتوں کے احباب سے اپنے اپنے علاقہ کے نومبائعین کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی درخواست ہے۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ اور یہ جلسہ علاقہ بھر کی سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ آمین۔...... (ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

آپ کے خطوط — آپ کی رائے

میں سوچتا ہوں میں نے یو.کے سے مادرِ وطن آ کر کہیں غلطی تو نہیں کی؟

اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جو فرقے، یا جو مذہب یا سماج کا حصہ، جسے اکثریت کے تعصب کا شکار بنایا جاتا ہے، وہ آزار و اذیت کی وجہ سے دبتے نہیں ہیں۔ انہیں اپنے حال پر رنج ضرور ہوتا ہوگا، مگر ایسی تعصب زدہ جماعت نیست و نابود ہونے کے برعکس اور قوت سے ابھرتی ہے۔ کیا یہ حالت احمدیہ فرقہ کی نہیں۔ احمدی لوگ تو دیس و دیس میں منتشر ہیں، عام مسلمانوں کے مقابلہ میں نسبتاً تعلیم اور تربیت پر زیادہ زور دیتے ہیں، اعلیٰ تعلیم کے لئے وظیفے اور سکالرشپ عطا کرتے ہیں اور اسلام کی تبلیغ بین الاقوامی سطح پر کرتے ہیں۔ شاید اگر اذیتوں کا سامنا کرنا پڑتا تو آگے بڑھنے کا Catalyst احمدیوں کے ذہنوں میں نہیں ہوتا۔

گجرات کے بے رحمانہ منصوبہ بند قتل و غارت اور آبروریزی کے بعد عام ہندوستانی مسلمان کیا سوچتا ہے؟ جب ایسے واقعات برپا ہوتے ہیں جن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اہل اکثریت ہم لوگوں کو ماضی کی تاریخ کے لئے ذمہ دار ٹھہراتے ہیں اور تقسیم ملک کا بدلہ 55 سال کے بعد بھی لینا چاہتے ہیں۔ تب میں سوچتا ہوں کہ شاید میں نے بھول کی کہ یوکے میں عمدہ پیشہ ورانہ کام کو ترک کر کے مادرِ وطن میں کام کرنا بہتر سمجھا۔ صدیوں قبل جو تاریخ گزر گئی اور جو ۱۹۴۷ء میں ہوا اس کے لئے ہندوستانی مسلمانوں کو کب تک اور کتنے بار سرکوب کیا جائے گا؟

مخلص۔ احمد۔ منالی ہماچل پردیس

بتوسط مظفر احمد اقبال انچارج مرکزی لائبریری قادیان

اے شافیٔ مطلق تیرے ہاتھوں میں شفا ہے

ہر مرد و زن و طفل کی دل سے یہ دعا ہے
اے شافیٔ مطلق تیرے ہاتھوں میں شفا ہے

کچھ حد نہیں احباب کی آزردہ دلی کی
ہر راہ روِ شوق یہاں آبلہ پا ہے

کی تو نے جماعت کی قیادت دل و جاں سے
حاصل تجھے ہر دم تیرے مولا کی رضا ہے

دنیا کے کناروں تک ہوئی دیں کی اشاعت
اس دورِ خلافت کو یہ اعزاز ملا ہے

اسلام کے پرچم کو بلندی سے نوازا
ایم ٹی اے کا اعجاز بھی آقا کی عطا ہے

اَن گنت تری ذات میں جوہر ہیں ہویدا
اے زخمۂ دل ہاتھ اٹھا وقتِ دعا ہے

عاجز بھی تیرے در کا گدا غم زدہ دل سے
بخشش کا طلبگار سرِ راہِ وفا ہے

...... عبد الحمید عاجز درویش قادیان ......

اخبار ''ہفت روزہ بدر'' کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸
رجسٹریشن نمبر R.N.61/57

۱۔ مقام اشاعت	قادیان
۲۔ وقفہ اشاعت	ہفت روزہ
۳۔ پرنٹر و پبلشر	منیر احمد حافظ آبادی
۴۔ قومیت	ہندوستانی
پتہ	محلہ احمدیہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب (انڈیا)
۵۔ ایڈیٹر کا نام	منیر احمد خادم
قومیت	ہندوستانی
پتہ	محلہ احمدیہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب (انڈیا)

میں منیر احمد حافظ آبادی اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات کا تعلق ہے درست ہیں۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے
پرنٹر و پبلشر قادیان
پروپرائٹر نگران بورڈ بدر

بدر کی مالی اور قلمی اعانت کر کے عند اللہ ماجور ہوں